ہفت روزہ
ختم نبوت
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
انٹرنیشنل
جلد ۵ شمارہ ۷

فاقیموا الصلاۃ

اٹک میں ایک چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھ دیا گیا

غازی علم الدین — ایک عاشق رسول
جس نے ایک گستاخ رسول کو جہنم واصل کیا

بہاولنگر میں تحریک ختم نبوت

محمدؐ کی محبت دو جہاں کی بادشاہت ہے

منتظر، ودالی گروڑ لعل عیین

محمدؐ کی محبت زندگی کی شان و شوکت ہے
محمدؐ کی محبت قلب مسلم کی عبادت ہے
محمدؐ کی محبت دین و دنیا کی سعادت ہے
نظام مصطفیٰ اس وقت کی اپنی ضرورت ہے

بجے گا سارے عالم میں فقط اسلام کا ڈنکا
یہی منظور فطرت ہے یہی منشور دعوت ہے
محمد مصطفیٰ کا سارے عالم میں نہیں ثانی!
یہی شان نبوت ہے یہی شانِ رسالت ہے

مسلماں کو نہیں جنت سے کوئی روکنے والا
محمدؐ کی یہ امت ہے محمدؐ ہی کی جنت ہے
محمدؐ کی محبت شرک و بدعت سے مبرّا ہے
محمدؐ کی محبت دوستو تقلیدِ سنت ہے

نظام مصطفےٰ کو چھوڑ کر خوار و زبول ہو تم
محمدؐ کو مسلمانو بڑی تم سے شکایت ہے
نہیں معلوم تجھ کو منتظر رتبہ محبت کا
محمدؐ کی محبت دو جہاں کی بادشاہت ہے

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

کراچی

انٹرنیشنل

جلد ۵ | ۹ تا ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۰۷ھ بمطابق ۸ تا ۱۴ مئی ۱۹۸۷ء | شمارہ ۴۷

زیرِ سرپرستی

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہٗ
خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف

مجلسِ ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر

مدیر مسئول

عبدالرحمٰن یعقوب باوا

انچارج شعبۂ کتابت

حافظ محمد عبدالستار واحدی

رابطۂ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون: ۷۱۱۶۷۱

سالانہ چندہ

سالانہ -/۱۰۰ روپے ــــ ششماہی -/۵۵ روپے
سہ ماہی -/۳۰ روپے ــــ فی پرچہ -/۲ روپے

بدل اشتراک
برائے غیر ممالک بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک

امریکہ، جنوبی امریکہ، ویسٹ انڈیز ــــ ۴۲۵ روپے
افریقہ ــــ ۳۷۵ روپے
یورپ ــــ ۳۷۵ روپے
وسطی ایشیا ــــ ۳۷۵ روپے
جاپان۔ ملائیشیا ــــ ۳۷۵ روپے
سنگاپور ــــ ۳۷۵ روپے
چائنا ــــ ۳۷۵ روپے
فی جی۔ نیوزی لینڈ ــــ ۳۷۵ روپے
آسٹریلیا ــــ روپے
خلیجی ممالک ــــ روپے

اندرونِ ملک نمائندے

اسلام آباد ــــ محمد صادق صدیقی
گوجرانوالہ ــــ حافظ محمد ثاقب
سیالکوٹ ــــ ایم عبدالرحیم شکرگڑھ
مری ــــ قاری محمد اسداللہ عباسی
بہاولپور ــــ محمد اسماعیل شجاع آبادی
بھکر/کلورکوٹ ــــ حافظ غلام مصطفٰے قاسمی
جھنگ ــــ غلام حسین
ٹنڈو آدم ــــ محمد راشد مدنی
پشاور ــــ مولانا نورالحق نور
لاہور ــــ طاہر رزاق، مولانا کرم بخش
مانسہرہ ــــ سید منظور احمد شاہ آسی
فیصل آباد ــــ مولوی فقیر محمد
لیہ ــــ حافظ خلیل احمد کروڑ
ڈیرہ اسمٰعیل خان ــــ محمد شعیب گنگوہی
کوئٹہ بلوچستان ــــ فیاض حسن سجاد۔ نذیر احمد تونسوی
شیخوپورہ/ننکانہ ــــ محمد متین خالد
ملتان ــــ عطاء الرحمان
سرگودہا ــــ حافظ محمد اکرم طوفانی
حیدرآباد سندھ ــــ نذیر احمد بلوچ
گجرات ــــ چوہدری محمد خلیل

سرپرستان

حضرت مولانا مرغوب الرحمٰن صاحب مدظلہٗ مہتمم دارالعلوم دیوبند انڈیا
مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا ولی حسن صاحب ۔ پاکستان
مفتی اعظم برما حضرت مولانا محمود داؤد یوسف صاحب ــــ برما
حضرت مولانا محمد یونس صاحب ــــ بنگلہ دیش
شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد اسحاق خان صاحب متحدہ عرب امارات
حضرت مولانا ابراہیم میاں صاحب ــــ جنوبی افریقہ
حضرت مولانا محمد یوسف متالا صاحب ــــ برطانیہ
حضرت مولانا محمد مظہر عالم صاحب ــــ کینیڈا
حضرت مولانا سعید انگار صاحب ــــ فرانس

بیرونِ ملک نمائندے

قطر ــــ قاری محمد اسماعیل رشیدی
امریکہ ــــ چوہدری محمد شریف نکودری
دوبئی ــــ قاری محمد اسماعیل
ابوظہبی ــــ قاری وصیف الرحمٰن
لائبیریا ــــ ہدایت اللہ
بارڈس ــــ اسماعیل قاضی
کینیڈا ــــ آفتاب احمد
سوئٹزرلینڈ ــــ اے۔ کیو انصاری
ٹرینیڈاد ــــ اسماعیل ناخدا
برطانیہ ــــ محمد اقبال،
اسپین ــــ راجہ حبیب الرحمان
ڈنمارک ــــ محمد ادریس
ناروے ــــ محمد میاں اشرف جاوید
افریقہ ــــ محمد زبیر افریقی
ماریشش ــــ محمد اخلاص احمد
ری یونین فرانس ــــ عبدالرشید بزرگ
بنگلہ دیش ــــ محی الدین خان

قادیانیوں کی شاخ دیندار انجمن کے لیڈر کی لاش مسلم قبرستان سے نکالی جائے

مرزا قادیانی نے نبوت کا دروازہ کھولا تو اس کے بہت سے متبعین بھی دعوائے نبوت کے لئے میدان میں اتر آئے اور انہوں نے نبوت کے دعوے کر ڈالے۔ ان میں پہلے مرزا محمود کے استاد مولوی یار محمد قادیانی تھے دوسرے احمد نور کابلی تھے جس نے اپنا کلمہ لا الٰہ الا اللہ احمد نور رسول اللہ بنایا اور یہ دعویٰ کیا کہ "میں اللہ کی طرف سے رحمۃ للعالمین ہوں۔ میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں اور قرآن کو ستاروں سے لایا ہوں (کتاب نکل اترا ص ۲ مصنفہ احمد نور کابلی قادیانی) ایک اور قادیانی عبداللطیف گنا چور ضلع جالندھر کا تھا اس نے اپنے دعوے میں کہا کہ خدا تعالیٰ نے نو سال سے مجھے کل دنیا کی ہدایت کیلئے اور اسلام کو ہر رنگ میں تمام ادیان پر غالب کرنے کیلئے اپنا نبی اور رسول اور امام مہدی بنا کر بھیجا ہے وغیرہ وغیرہ۔ ایک اور قادیانی چراغ دین جموی تھا۔ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا تو مرزا قادیانی بھی چیخ اٹھا کہ چراغ دین تو مرتد ہو گیا ——— وہ ہماری جماعت سے منقطع ہے ——— ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس سے احتراز کرے (دافع البلاء ص ۱۹ ص ۲۲) پانچواں شخص غلام محمد قادیانی تھا جس نے اپنے دعوے میں کہا کہ "میں خدا کے فضل سے (مرزا صاحب کے) ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کے الہام کا مصداق ہوں جو حسب ذیل ہے ——— خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے سامنے ہے پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ برہمن اوتار سے مقابلہ اچھا نہیں ——— چھٹا قادیانی عبداللہ تیما پوری تھا اس نے اپنے دعوائے نبوت کے ساتھ کہا کہ میرے ذریعے سے حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا قادیانی) کی صداقت زور آور حملوں کے ساتھ دوبارہ ظاہر ہوگی۔" اس شخص نے بیس کتابیں تصنیف کیں ——— ساتواں قادیانی صدیق دیندار تھا۔ جس کی پارٹی دیندار انجمن کے نام سے آج بھی کراچی میں موجود ہے۔ یہ پارٹی بھی قادیانیوں کی ایک شاخ ہے۔

گذشتہ دنوں کورنگی میں قادیانیوں کی اس شاخ کا ایک اہم شخص مر گیا جسے مسلم قبرستان میں دبا دیا گیا جس پر کورنگی کے عوام میں سخت اشتعال پایا جاتا ہے۔ وہاں کے عوام نے متعدد دینی مراکز سے رجوع کیا۔ تمام مراکز نے یہ فتویٰ دیا کہ یہ شخص مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہیں ہو سکتا۔ انتظامیہ سے رجوع کیا گیا تو وہ اس مسئلہ کو نمٹانے کے بجائے ہٹ دھرمی سے کام لے رہی ہے۔ ممکن ہے کہ انتظامیہ کے ذہن میں یہ خیال ہو کہ اسے کہاں دبایا جائے تو اس سلسلہ میں ہم گوش گذار کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ گذشتہ سال اسٹیل ٹاؤن میں ایک قادیانی زندیقہ مر گئی تھی تو اسے ایک الگ خطہ زمین مخصوص کر کے اس میں دبا گیا اور اس کی لاش کو مسلم قبرستان سے کئی دن کے بعد نکالا گیا تھا۔ اس لیے اس قادیانی شاخ دیندار انجمن کے رکن کو بھی اسی جگہ دفن کیا جا سکتا ہے جہاں قادیانی مردہ کی لاش دبائی گئی تھی۔

اس قادیانی شاخ کے عقائد کیا ہیں اور صدیق دیندار کون تھا؟ ہم انتظامیہ کی آگاہی کے لیے ذیل میں اس پر روشنی ڈالتے ہیں۔

یہ شخص مرزا قادیانی کا مخلص پیروکار تھا جس نے مرزا قادیانی کے "الہامات" کی بنیاد پر "مامور موعود" "یوسف موعود"، "چن بسویشور" اور دعوائے نبوت کیا۔ اس نے ایک کتاب بنام "خادم خاتم النبیین" لکھی۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ:

اگر میں احمدیوں کا مامور موعود نہیں ہوں تو دوسرا کوئی بتائے جو عین وقت میں یعنی ۱۹۲۴ء میں آیا۔ اگر میاں (محمود احمد) صاحب کے مامور ہونے کا انتظار ہے تو وہ بالبداہت غلط ہے پہلے تو اس بنا پر غلط ہے کہ مامور کبھی ایک زبردست جماعت کا خلیفہ نہیں ہوا کرتا کیونکہ مامور کے ساتھ ہونے والوں کو ایمان بالغیب اور امتحانات سے گذرنا پڑتا ہے اور سوائے اس کے حضرت (مرزا قادیانی) نے یوسف موعود کے لیے نطفہ اور علقہ لکھا ہے کہ وہ معمولی انسان ہوگا۔ تمہاری نظریں دھوکہ کھا جائیں گی اور یہی سنت اللہ ہے ——— اللہ جل شانہ نے اپنی سنت کے مطابق جماعت احمدیہ کے ابتلاء کے زمانہ میں صدیق کا انتخاب کیا "دیر آمدہ زراہ دور آمدہ" کا وعدہ پورا کیا ——— ہر لفظ مرزا کی پیشگوئی کا فقیر پر چسپاں ہوتا ہے۔ پہلے تو یہ نشان کہ وہ نطفہ علقہ کی طرح ہے اس کو دیکھ کر لوگوں کی نظر دھوکہ کھائے گی وہ اس طرح کہ پیدائش کے لحاظ سے میرا یہ حال ہے کہ میں حد درجہ کمزور پیدا ہوا تھا۔ رونے کی آواز تک نہیں نکلتی تھی۔ والد نے کہا یہ بچہ کیا جئیگا۔

کرتے پر چھینک دی والدہ نے کہا ابھی جان ہے ذرا ٹھہرو ـــــ اللہ جماعت احمدیہ سے کام لینا چاہتا ہے (خادم خاتم النبیین ص۱۸)

مرزا قادیانی کی ایک خودساختہ پیشگوئی ہے کہ ایک لڑکا ـــــ "ایک مدت حمل میں ظاہر ہوگا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا" اس کا مفہوم صدیق دیندار اپنے اوپر یوں چسپاں کرتا ہے جس کے دوسرے الفاظ میں یہ معنی ہوئے کہ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۳۴۲ھ میں ظاہر ہوگا۔ ایسی صورت میں احمدیوں پر حجت ہے اگر میں نہیں ہوں تو دوسرا کوئی بتائے یہ قطعی فیصلہ ہے اس سے بھاگنا اور بے بنیاد اعتراض کرنا ایمانداری نہیں"

"میں بھائیوں کے لحاظ سے بھی چوتھا ہوں اور بہنوں کے لحاظ سے بھی چوتھا ہوں، بچوں میں چوتھا ہوں اور بیٹوں میں بھی چوتھا ہوں ـــــ پیدائش کی گھڑی چوتھی ہے۔ دن چوتھا ہے تاریخ چوتھی ہے، صدی بعد ہزار کے چوتھی ہے۔ سال چوتھا ہے" (کتاب خادم خاتم النبیین ص۵۹)

یوسف موعود کے دعوے کے بارے میں صدیق دیندار قادیانی لکھتا ہے۔ "حضرت مرزا (مرزا قادیانی) صاحب کی بشارت میں جتنی صفتیں یوسف موعود کی آئی ہیں وہ کل کمال درجہ پر مجھ پر صادق آتی ہیں" (کتاب مذکور ص۱) ـــــ اپنے قادیانی ہونے کے بارے میں کہتا ہے کہ "میں اس فاضل اجل کی ہر بعثت علامت کو اطمینان سے سنتا رہا۔ جب وہ مجھے دنیادار سمجھ کر ریاست کی بات سامنے لائے۔ میں فوراً سیدھا ہو گیا اور کہا کہ قلم دوات لاؤ میں ابھی لکھ دیتا ہوں ہزار دفعہ لکھ دیتا ہوں کہ میں پکا قادیانی ہوں ـــــ کاغذ لے کر ذیل کی تحریر لکھ دی۔

"صدیق دیندار چن بسویشور پکا احمدی ہے .... (کتاب مذکور ص۲۱)

اس لعین نے بے شمار دعوے کیے جس کی تفصیل حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب کی کتاب "بھیڑ کی صورت میں بھیڑیا" یعنی دیندار انجمن" شائع کردہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان میں دیکھی جا سکتی ہے۔

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ صدیق دیندار اور اس کے پیروکار مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی، مصلح اور وہ سب کچھ مانتے ہیں جن کا دعویٰ مرزا قادیانی نے کیا تھا۔ ۱۹۷۴ء کے آئین اور ۱۹۸۴ء کے صدارتی آرڈیننس میں یہ بات موجود ہے کہ جو شخص مرزا غلام احمد کو نبی یا کسی بھی معنی میں مصلح مانتا ہے وہ کافر ہے۔ لہٰذا دیندار انجمن بھی اسی طرح کافر ہے جس طرح قادیانیوں کی ربوہ جماعت یا لاہوری جماعت کافر ہے۔ اور جب کافر ہے تو اس قادیانی انجمن کے کسی فرد کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا کسی صورت میں بھی درست نہیں ہے۔

کورنگی ۲½ میں اس مسئلہ پر شدید اشتعال پایا جاتا ہے۔ اس لیے کراچی کی انتظامیہ کو حالات کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے اس قادیانی مردے کو فوراً مسلم قبرستان سے نکال کر قادیانی مرگھٹ میں منتقل کیا جائے۔ ورنہ اگر اس مسئلہ پر حالات خراب ہوئے تو اس کی ذمہ داری انتظامیہ پر عائد ہوگی۔

محکمہ ٹیلیفون اور قادیانی

ہمیں یہ شکایت موصول ہوئی ہے کہ

"ٹیلیفون ایکسچینج فیڈرل بی ایریا عزیز آباد ڈویژن میں قادیانیوں کا پورا پورا غلبہ ہے۔ قادیانیوں کے ہر گھر میں بغیر کسی دقت کے ٹیلیفون لگ چکا ہے ان کے ماہانہ بل بھی معمول کے مطابق یا اس سے کم ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس مسلمانوں کے بلوں میں زیادتی ہوتی ہے جس سے مسلمان صارفین بے حد پریشان ہیں ایکسچینج کے قادیانی عملے نے مختلف دکانوں پر غیر قانونی پبلک کال آفس کھولے ہوئے ہیں وہ بھی زیادہ تر قادیانی معلوم ہوتے ہیں۔ جہاں پر روزانہ سینکڑوں کالیں ہوتی ہیں لیکن ان کے بل عام صارفین سے بھی کم ہوتے ہیں۔ بلکہ زیادہ تر کالیں قادیانی عملے کی ملی بھگت سے عام صارفین کے کھاتے میں منتقل کر دی جاتی ہیں۔ حکومت کا لاکھوں روپے کا نقصان الگ اور یہاں کے صارفین کی پریشانی الگ ـــــ جب بھی کوئی شکایت کی جاتی ہے تو اسے خوفزدہ اور تنگ کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ٹیلیفون کاٹنے کی دھمکی دی جاتی ہے۔

یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بل کمپیوٹر کے ذریعہ بنائے جاتے ہیں لیکن اگر کمپیوٹر چلانے والے ہی بددیانتی پر اتر آئیں تو کمپیوٹر سے بھی جھوٹ ہی نکلے گا۔"

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کراچی کے تمام محکمے ہی قادیانیوں کی زد میں ہیں بھلا ٹیلیفون کا محکمہ کیسے خالی رہ سکتا ہے۔ اس لیے ہم حکومت کو متوجہ کرتے ہیں کہ وہ فیڈرل بی ایریا عزیز آباد کے ٹیلیفون ایکسچینج کے بارے میں تحقیق کرے کہ وہاں کتنے قادیانی ہیں اور ان کی سرگرمیاں کیا ہیں۔ اگر واقعی وہ صارفین پر زیادتیاں کر رہے ہیں تو انہیں فوراً نوکریوں سے برطرف کیا جائے

فضائل صدقات

اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کے فائدے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ

ایک مرتبہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کی خدمت میں ایک سائل حاضر ہوا۔ آپ رضؓ نے اپنے صاحبزادہ حضرت حسن یا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ اپنی والدہ (حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے کہو کہ میں نے جو چھ درہم تمہارے پاس رکھے ہیں ان میں سے ایک دے دو، صاحبزادے گئے اور یہ جواب لائے کہ وہ آپ نے آٹے کے واسطے رکھوائے تھے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آدمی اپنے ایمان میں اس وقت تک سچا نہیں ہوتا جب تک کہ اپنے پاس کی موجودہ چیز سے اس چیز پر زیادہ اعتماد نہ ہو جو اللہ جل شانہٗ کے پاس ہے اپنی والدہ سے کہو کہ وہ چھ درہم سب کے سب دے دو، حضرت فاطمہ رضؓ نے تو یاد دہانی کے طور پر فرمایا تھا ان کو اس میں کیا تامل ہو سکتا تھا۔ اس لیے حضرت فاطمہ رضؓ نے دیدیے۔ حضرت علی رضؓ نے وہ سب سائل کو دے دیے۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ اپنی اس جگہ سے اٹھے بھی نہیں تھے کہ ایک شخص اونٹ فروخت کرتا ہوا آیا۔ آپ رضؓ نے اس کی قیمت پوچھی، اس نے ایک سو چالیس درہم بتائے آپ رضؓ نے قرض پر خرید لیا اور قیمت کی ادائیگی کا وعدہ کر لیا تھوڑی دیر بعد ایک اور شخص آیا اور اونٹ دیکھ کر پوچھنے لگا کہ یہ کس کا ہے، حضرت علی رضؓ نے فرمایا یہ میرا ہے، اس نے دریافت کیا کہ فروخت کرتے ہو۔ حضرت علی رضؓ نے فرمایا ہاں! اس نے قیمت دریافت کی۔ حضرت علی رضؓ نے دو سو درہم بتائے وہ خرید کر لے گیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سو چالیس درہم (۱۴۰) اپنے قرض خواہ یعنی پہلے مالک کو دے کر ساٹھ درہم حضرت فاطمہ رضؓ کو لاکر دیے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ یہ کہاں سے آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ اللہ جل شانہٗ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے سے وعدہ فرمایا ہے کہ جو شخص نیکی کرتا ہے۔ اس کو دس گنا بدلہ ملتا ہے۔ (کنز العمال)

یہ بھی جدوجہد والے کی مشقت تھی کہ کل صرف چھ درہم کل موجود تھے۔ جو آٹے کے لیے رکھے ہوئے تھے۔ بہت سے واقعات ان حضرات کے اللہ جل شانہٗ پر اعتماد کامل کر کے سب کچھ خرچ کر ڈالنے کے وارد ہوتے ہیں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا قصہ غزوۂ تبوک کا مشہور و معروف ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا حکم فرمایا تو جو کچھ گھر میں تھا سب کچھ لاکر پیش کر دیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دریافت فرمانے پر کہ گھر میں کیا چھوڑا عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول صلعم کو یعنی ان کی رضا کو۔ علماء نے لکھا ہے کہ جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایمان لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار اشرفیاں تھیں۔

محمد بن عباد مہلبی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ میرے والد مامون رشید بادشاہ کے پاس گئے۔ بادشاہ نے ایک لاکھ درہم ہدیہ دیا۔ والد صاحب جب وہاں سے اٹھ کر آئے تو سب کے سب صدقہ کر دیے۔ مامون کو اس کی اطلاع ہو گئی، جب دوبارہ والد صاحب کی ملاقات ہوئی تو مامون نے ناراضی کا اظہار کیا۔ والد صاحب نے کہا اے امیر المومنین موجود کا روکنا معبود کے ساتھ بدگمانی ہے (احیاء) یعنی جو چیز موجود ہے اس کو خرچ نہ کرنا اسی خوف سے تو ہو سکتا ہے کہ یہ نہ رہے گی تو کہاں سے آئے گی تو گویا جس مالک نے اس وقت دیا ہے اس کو دوبارہ دینا مشکل پڑ جائے گا۔

بہت سے واقعات اسلاف و اکابر کے ایسے گذرے ہیں کہ ناداری کی حالت میں بھی جو کچھ تھا، سب دے دیا، لیکن ان سب روایات اور واقعات کے خلاف احادیث میں ایک مضمون اور بھی آیا ہے۔ اور وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پاک اور مشہور ارشاد خیر الصدقۃ ما کان عن ظہر غنی ہے بہترین صدقہ وہی ہے جو غنی سے ہو یہ مضمون بھی متعدد روایات میں وارد ہوا ہے۔

ابوداؤد شریف میں ایک قصہ وارد ہوا ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، کہ ہم لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ ایک شخص حاضر ہوئے اور ایک انڈے کے بقدر سونا پیش کر کے عرض کیا، یا رسول اللہ یہ مجھے ایک معدن سے مل گیا ہے اس کے علاوہ میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانب سے اعراض فرما لیا وہ صاحب دوسری جانب سے حاضر ہوئے اور یہی درخواست مکرر پیش کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرف سے بھی منہ پھیر لیا۔

اسی طرح متعدد بار ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس ڈلی کو لے کر ایسے زور سے پھینکا کہ اگر وہ ان کے لگ جاتی تو زخمی کر دیتی۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض لوگ اپنا سارا مال صدقہ پیش کر دیتے ہیں پھر وہ لوگوں کے سامنے سوال کا ہاتھ پھیلاتے ہیں۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی سے ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی بدحالی دیکھ کر) لوگوں سے کپڑا صدقہ کرنے کی ترغیب دی، لوگوں نے کچھ کپڑے پیش کیے، جن میں سے دو کپڑے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بھی مرحمت فرمائے جو اس وقت مسجد میں داخل ہوئے تھے۔

اس کے بعد دوسرے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر لوگوں کو صدقہ کی ترغیب دی تو انہوں نے بھی اپنے دو کپڑوں میں سے ایک کپڑا صدقہ کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو تنبیہ فرمائی اور ان کا کپڑا واپس فرما دیا۔

ایک اور حدیث میں اس قصہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد وارد ہوا ہے کہ یہ صاحب نہایت بری ہیئت سے مسجد میں آئے تھے، مجھے یہ امید تھی کہ تم ان کی حالت دیکھ کر خود ہی خیال کرو گے مگر تم نے خیال نہ کیا تو مجھے کہنا پڑا کہ صدقہ لاؤ، تم صدقہ لائے اور ان کو دو کپڑے دے دیئے۔ پھر انہوں نے دوسری مرتبہ جب صدقہ کی ترغیب دی تو یہ بھی اپنے دو کپڑوں میں سے ایک صدقہ کرنے لگے، لو اپنا کپڑا واپس لو۔ (کنز)

ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد وارد ہوا ہے کہ بعض آدمی اپنا سارا مال صدقہ کر دیتے ہیں۔ پھر بیٹھ کر لوگوں کے ہاتھوں کو دیکھتے ہیں۔ بہترین صدقہ وہ ہے جو غنی سے ہو۔

ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ صدقہ غنی کے بعد سے ہی نہیں۔ (کنز)

یہ روایات بظاہر پہلی روایات کے خلاف ہیں۔ مگر حقیقت میں کچھ خلاف نہیں ہے۔ اس لیے کہ ان روایات میں ممانعت کی وجہ کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ہی اشارہ فرما دیا کہ سارا مال صدقہ کر کے پھر لوگوں کے ہاتھوں کو تکتے ہیں۔ ایسے آدمیوں کے لیے یقیناً تمام مال صدقہ کرنا مناسب نہیں بلکہ نہایت بے جا ہے لیکن جو حضرات ایسے ہیں کہ ان کو اپنے پاس جو مال موجود ہے، اس سے زیادہ اعتماد اس مال پر ہو جو اللہ کے قبضہ میں ہے، جیسا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے قصہ میں ابھی گذرا، اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے احوال تو اس سے بھی بالاتر ہیں، ایسے حضرات کو سارا مال صدقہ کر دینے میں مضائقہ نہیں، البتہ

(بقیہ ص ۳۰ پر)

دونوں جہانوں میں کامیابی کے سنہری اصول

محمد اسرائیل گردچی مانسہرہ

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے کنز العمال کی روایت سے نقل کیا ہے کہ ایک مرتبہ ہماری آنکھوں کے نور دل کے سرور محبوب رب کائنات جناب امام الانبیاء و خاتم المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارک میں ایک شخص (سائل) نے حاضر ہو کر چند اہم اور ضروری باتوں کے متعلق سوالات کیے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد حمد و ثنا، جوابات ارشاد فرمائے۔

سائل : اے اللہ کے نبی ﷺ! میری خواہش ہے کہ بڑا عالم بن جاؤں۔

نبی کریم ﷺ : تو اللہ سے ڈرا کر، بس بڑا عالم بن جائے گا یعنی اللہ کا خوف اور اس کے حکموں پر عمل، علم و حکمت کے خزانے خود بخود فراہم کرے گا۔

سائل : میں چاہتا ہوں کہ دولت مند بن جاؤں۔

نبی کریم ﷺ : تو قناعت اختیار کر، مالدار ہو جائے گا۔

سائل : میری خواہش ہے کہ سب سے بہتر شخص ہو جاؤں۔

نبی کریم ﷺ : سب سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو نفع پہنچائے۔

سائل : میں سب سے عادل شخص بننا چاہتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ : اگر تو سب کے لیے وہی پسند کرے گا جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو سب سے زیادہ منصف اور عادل شخص بن جائے گا۔

سائل : میں اللہ کے دربار میں مقرب بننا چاہتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ : ذکر الٰہی میں مصروف رہ تو تیری خواہش پوری ہو جائے گی۔

سائل : میں محسنوں اور نیکوکاروں سے ہونا چاہتا ہوں

نبی کریم ﷺ : اللہ کی اس طرح عبادت کر گویا تو اسے دیکھ رہا ہے اگر یہ ممکن نہ ہو تو (اس طرح کر جیسے) وہ تجھ کو دیکھ رہا ہے۔ (یہی الفاظ حدیث جبرائیل امین ؑ میں ہیں)

سائل : میں چاہتا ہوں کہ میرا ایمان مکمل ہو جائے

نبی کریم ﷺ : اپنے اخلاق درست کر لے، تیرا ایمان مکمل ہو جائے گا۔

سائل : میں اطاعت گزاروں میں سے بننا چاہتا ہوں

نبی کریم ﷺ : اپنے فرائض ادا کیا کر، صحیح افراد میں تیرا شمار ہو گا۔

سائل : میں اللہ کے سامنے اس حال میں حاضر ہوں کہ تمام گناہوں سے پاک ہوں۔

نبی کریم ﷺ : تو جنابت سے غسل کیا کر اس کی برکت سے روز جزا گناہوں سے پاک اٹھے گا۔

سائل : میری خواہش ہے کہ حشر میں نور کے ساتھ اٹھایا جاؤں۔

نبی کریم ﷺ : تو کسی پر ظلم نہ کر، قیامت کے دن نور میں اٹھے گا۔

سائل : میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ پر رحم کرے۔

نبی کریم ﷺ : تو اپنی جان اور خلق خدا پر رحم کر، اللہ تجھ پر رحم کرے گا۔

سائل : میں چاہتا ہوں کہ میرے گناہ کم ہوں۔

نبی کریم ﷺ : تو استغفار کیا کر، تیرے گناہ کم ہو جائیں گے۔

سائل : میں بزرگ بننا چاہتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ : مصیبت پر لوگوں سے اللہ کی شکایت نہ کر،

بزرگ ہو جائے گا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ میرے رزق میں وسعت ہو۔

نبی کریم ؐ: تو ہمیشہ با طہارت رہ، تیرے رزق میں برکت ہوگی

سائل: میں چاہتا ہوں اللہ اور رسول ؐ کا دوست بن جاؤں۔

نبی کریم ؐ: جو چیزیں اللہ اور اس کے رسول ؐ کو پسند ہیں ان کو پسند کر اور جن سے اللہ اور رسول ؐ کو نفرت ہے ان سے نفرت کر۔

سائل: میں اللہ کے غضب سے بچنا چاہتا ہوں۔

نبی کریم ؐ: کسی پر بے جا غصّہ نہ کر اللہ کے غضب سے محفوظ رہے گا۔

سائل ؐ: میں اللہ کے دربار میں مستجاب الدعوات بننا چاہتا ہوں۔

نبی کریم ؐ: تو حرام چیزوں اور حرام باتوں سے بچ۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ مجھ کو قیامت کے دن سب کے سامنے رسوا نہ کرے۔

نبی کریم ؐ: اپنی شرمگاہ کی حفاظت کر اللہ تجھ کو رسوا نہ کرے گا۔

سائل: میں چاہتا ہوں کہ اللہ میرے عیب چھپا لے۔

نبی کریم ؐ: تو اپنے بھائیوں کے عیب چھپا۔ اللہ تیرے عیب کی پردہ پوشی کرے گا۔

سائل: میری غلطیاں کیسے معاف ہوں گی۔

نبی کریم ؐ: خوفِ خدا سے رونے، خدا سے عاجزی کرنے اور بیماری سے۔

سائل: کون سی نیکی اللہ کے نزدیک افضل ہے؟

نبی کریم ؐ: اچھے اخلاق، انکساری، مصیبتوں پر صبر اور اللہ کے فیصلوں پر خوشی کا اظہار۔

سائل: اللہ کے نزدیک سب سے بڑی برائی کیا ہے؟

باقی ص ۳۰

ام المومنین

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ سلام اللہ علیہا

محمد اقبال، حیدرآباد

عائشہ ؓ

نام: صدیقہ اور حمیرا، ام عبداللہ کنیت۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو طیبہ کہا۔

قریش کے خاندان بنو تیم سے تھیں۔ سلسلہ نسب یہ ہے۔ عائشہ ؓ بنت ابوبکر صدیق ؓ بن ابی قحافہ بن عامر بن عمرو کعب بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی، والدہ کا نام ام رومان ؓ بنت عامر تھا۔ اور جلیل القدر صحابیہ تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بعثت نبوی ؐ کے چار سال بعد ماہ شوال میں پیدا ہوئیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پیدائشی مسلمان تھیں۔ آپ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں "جب میں نے اپنے والدین کو پہچانا انہیں مسلمان پایا" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہجرت سے تین سال قبل ماہ شوال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حبالہ نکاح میں آگئیں۔

حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے بعد اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص زوجیت کے لیے انبیاء کے بعد سب سے اشرف انسان حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سب سے اشرف صاحبزادی کو منتخب فرمایا اور عالم رؤیا میں یہ راز کھول بھی دیا کہ ہم نے شروع سے آپ ؐ کی زوجیت کے لیے منتخب کر لیا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجھ سے نکاح فرمانے سے پہلے ہی حضرت جبرائیل امین نے میری صورت لا کر آپ ؐ کو دکھائی تھی۔ اور فرمایا تھا یہ آپ ؐ کی بی بی ہے۔ مجھ سے جب آپ نے نکاح فرمایا تو اس وقت میں بالکل چھوٹی لڑکی تھی۔ پھر جب آپ نے تحفہ فرمایا تو لڑکی ہی میں اللہ تعالیٰ نے مجھ پر شرم و حیا غالب فرمادی۔

حضرت عمرو بن العاص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ حضرت آپ ؐ کو دنیا میں سب سے زیادہ کون عزیز ہے۔ فرمایا، عائشہ ؓ۔ کہا میں مردوں میں پوچھتا ہوں فرمایا عائشہ کا باپ (طبقات ج ۸)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا کرتی تھیں کہ میں فخر نہیں بلکہ بطور واقعہ کے کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو چند باتیں ایسی عطا کی ہیں جو دنیا میں میرے سوا کسی اور کو نہیں ملیں۔

۱۔ صرف میں ہی کنوارپن میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح میں آئی۔

۲۔ جبرائیل امین میری شکل میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے اور کہا کہ عائشہ ؓ سے شادی کر لیجیے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے میرے لیے آیت برأت نازل فرمائی۔

۴۔ میرے ماں باپ دونوں مہاجر ہیں۔

۵۔ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہوتی اور حضور ؐ نماز میں مصروف ہوتے تھے۔

۶۔ میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل کرتے تھے۔

۷۔ نزول وحی کے وقت ازواج میں سے صرف میں ہی آپ ؐ کے پاس ہوتی تھی۔

۸۔ میں نے جبرائیل ؑ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

۹۔ جس دن میری باری تھی اسی دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحلت فرمائی۔

۱۰ میرے ہی حجرہ کو رحمت العالمین کا مدفن بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۱ جب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح پاک نے عالم قدس کی طرف پرواز کی تو حضورؐ کا سر مبارک میری گود میں تھا۔

۱۲ شدت مرض میں کمزوری کی وجہ سے حضورؐ اپنی مسواک مجھے دیتے، میں اپنے دانتوں میں چبا کر نرم کرتی پھر حضورؐ استعمال فرماتے۔

فضائل اخلاق، فیاضی مہمان نوازی، غریب پروری عبادت گزاری اور خوفِ خدا بہت زیادہ تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دو ہزار دو سو دس احادیث مروی ہیں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ مبارکہ کے چار واقعات بہت اہم ہیں۔ افک، ایلا، تحریم، تخییر۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عائشہؓ بے حد محبوب تھیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے

"اے باری تعالیٰ یوں تو میں سب بیویوں سے برابر کا سلوک کرتا ہوں مگر دل میرے بس میں نہیں کہ وہ عائشہؓ کو زیادہ محبوب رکھتا ہے یا اللہ اسے معاف فرما"

(مسند ابو داؤد)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۱۶ رمضان ۵۸ھ (۱۳ جون ۶۷۸ء) کو نماز وتر کے بعد شب کے وقت ۴۸ سال عالم بیوگی میں بسر کرنے کے بعد وفات پائی۔ جنازہ میں اتنا ہجوم تھا کہ اس سے پہلے رات کے وقت کبھی نہ دیکھا گیا تھا۔ نماز جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہا نے پڑھائی اور وصیت کے مطابق جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔

وازواجہٗ امہاتہم ترجمہ:۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات اُن (مومنین کی مائیں ہیں ——— قابل غور بات ہے جن کو امہات المومنین کہا گیا ہو اور جو طیبات کا پورا مصداق ہوں اور عالم تقدیر میں ہی منتخب ہو چکی ہوں۔ پھر ان کو مجروح و مطعون کیا جائے اور ان پر افترا پردازی کی جائے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج پر دھبہ لگانا، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر طعن کے مترادف ہے۔ اب جو لوگ ازواج مطہرات سے عداوت رکھتے ہیں۔ درحقیقت وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی رکھتے ہیں۔ جس ذات قدسی صفات کو رسولوں میں سے منتخب فرمایا گیا۔ اسی طرح عالم تقدیر میں اُن کی زوجیت کے لیے بھی عورتوں کا انتخاب ہو چکا تھا۔

مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ رجسٹرڈ کوٹ اَدّو ضلع مظفر گڑھ

وفاق المدارس سے منسلک یہ معیاری دینی ادارہ ۱۳۸۷ھ سے شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہٗ کی سرپرستی میں علوم دینیہ کی خدمات سرانجام دے رہا ہے

اس ادارہ میں قرآن مجید حفظ و ناظرہ و تجوید، فارسی عربی مکمل درس نظامی کی تعلیمات کا اہتمام ہوتا ہے، محنتی اساتذہ کرام کی نگرانی میں بیرونی و مقامی طلباء کی کثرتِ تعداد علوم اسلامیہ سے استفادہ حاصل کر رہی ہے۔ اس مدرسہ کا سالانہ خرچ تقریباً ساٹھ ہزار روپیہ گندم کے علاوہ ہے۔ اور اب مدرسہ ہذا میں ایک عالیشان مسجد زیر تعمیر ہے۔ جس کی لاگت کا اندازہ تقریباً دو لاکھ روپیہ ہے۔ اہل خیر حضرات کے لیے ذخیرہ آخرت کا سنہری موقعہ ہے۔

محدث العصر شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف بنوری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا دارالعلوم مدنیہ کوٹ ادو ایک دینی درسگاہ ہے اس لیے ہر قسم کی اعانت و امداد کی مستحق ہے۔ میں بھی تصدیق کرتا ہوں

محمد یوسف بنوری ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۹۶ھ

رابطہ کے لیے پتہ:۔ محمد مسعود مہتمم مدرسہ عربیہ دارالعلوم مدنیہ کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں

محمد شفیع عمرالدین میرپور خاص سندھ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا :۔

” اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں، جس طرح ان لوگوں پر روزے فرض کیے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے، تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ “

(البقرہ - ۱۸۳)

حاشیہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ

قانونِ الٰہی کی پابندی سکھانا روزے کا خاص مقصد ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلی اُمتوں سے بھی روزے رکھائے گئے۔ واللہ اعلم

معترضہ : ماہِ رمضان میں تین چیزیں مقصود نظر آتی ہے۔ اول گھروں میں مذہبی تعلیم پھیلانا۔ دوئم قانونِ مذہب اور رواجِ مذہب کا پابند بنانا۔ سوئم، انتظام قائم کرنا۔

جملہ معترضہ : اقوامِ عالم میں ایک دستور معلوم ہوتا ہے کہ جس قوم پر کوئی نعمت نازل ہو، اس وقت اور اس دن میں اس کی سالگرہ مناتے ہیں۔ اور خوشی کرتے ہیں مسلمانوں پر نزولِ قرآن (شریف) ایک نعمتِ عظمیٰ ہے اور اس کا نزول ماہِ رمضان میں ہوا۔ لہٰذا قرآن حکیم کی سالگرہ رمضان المبارک میں منائی جاتی ہے اور اس میں قرآن پاک دہرایا جاتا ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کا نصابِ تعلیم قرآن ہے۔ زمانۂ تعلیم رمضان ہے۔ اور طریقِ تعلیم صلوٰۃ التراویح ہے۔ واللہ اعلم “ (۱۴)

حضرت سیدنا و مولانا خواجہ محمد معصوم سرہندی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔

” رمضان کے روزے ذوق کے ساتھ رکھنے چاہئیں۔ اور بھوک و پیاس میں اپنی سعادت دیکھنی چاہیے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے۔ مگر روزہ میرے لیے ہے۔ اور میں ہی اس کی جزا (اور بدلہ دوں گا) روزہ درحقیقت انسان کیلئے سپر (ڈھال) ہے (گناہوں سے محفوظ رکھنے کے لیے) اس لیے تم میں سے جس شخص کا دن کا روزہ ہو تو اس کو چاہیے کہ روزہ کے دن کسی معصیت (گناہ) کا ارتکاب نہ کرے (یا فحش اور بے ہودہ بکواس نہ کرے) اور نہ اس روز شور و شغب مچائے (یعنی لڑائی جھگڑا نہ کرتا پھرے) اور اگر کوئی شخص اس کے ساتھ گالی گلوچ پر آمادہ ہو یا قتل و قتال اس سے کرنا چاہے تو اُسے اُس کو کہہ دینا چاہیے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات (پاک) کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی ہے۔ یقیناً روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک قیامت کے دن مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ اور پسندیدہ ہوگی۔ اور روزہ دار کے لیے دو خوشیاں جو اس کو مسرور کرتی ہیں (ایک) جب وہ روزہ افطار کرتا ہے تو اس کو فرحت حاصل ہوتی ہے (دو) قیامت کے دن جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اس وقت وہ اپنے رب سے مسرور و خوش ہوگا (جبکہ بے حد و بے حساب بدلہ و ثواب بارگاہِ رب العزت سے اس شخص کو روزہ کی وجہ سے عنایت فرمایا جائے گا (صحیح مسلم)

مسلمانی کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ (۱) زبان سے اقرار کرو اور گواہی دو اس بات کی کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں، اور حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے پیغمبر اور رسول ہیں۔ (۲) نماز پنجگانہ ادا کرتے رہو۔ (۳) زکوٰۃ دیتے رہو (۴) رمضان کے روزے رکھتے رہو اور (۵) بیت اللہ کا حج کرو (اگر بیت اللہ کی طرف سفر کرنے کی جانی اور مالی استطاعت رکھتے ہو)

اگر ان پانچ چیزوں میں سے کسی چیز میں خلل واقع ہوا، تو مسلمانی میں خلل آجائے گا۔ لہٰذا جو گھر چہار طرف کی دیواروں پر کھڑا ہو (اگر) ایک دیوار نہ ہوگی تو گھر ناتمام و ویران ہوگا، اسی طرح مسلمانی ہے پانچ چیزوں میں سے کسی ایک چیز کا بھی نہ ہونا باعثِ خلل ہے۔

(از مکتوبات ۱/ ۱۰ دفتر دوم)

ایک بڑی پُر منفعت نیکی

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہٗ فرماتے ہیں۔ کہ روزہ ایک بڑی نیکی ہے۔ اس سے قوتِ ملکیہ بڑھتی ہے اور قوتِ بہیمیہ کمزور ہو جاتی ہے۔ روح کی صفائی اور طبیعت کو دبانے کے لیے روزہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں اس لیے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ” روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا “ روزے سے بہیمیت کا زور جس قدر کمزور ہوتا ہے، اسی قدر گناہ دور ہوتے ہیں۔ اور روزہ دار انسان کو فرشتوں کی حالت کے ساتھ مشابہت پیدا ہوتی ہے۔ پس وہ روزہ دار سے محبت کرتے ہیں۔ یہ محبت کا تعلق بہیمیت کے ضعیف ہونے کا اثر ہوتا ہے (حجۃ البالغہ)

روزہ دار کے لیے ہدایات

حضرت امام غزالی قدس سرہٗ ہدایت فرماتے ہیں کہ روزے میں چھ باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

(۱) آنکھوں کی حفاظت کریں، ان کو ہر چیز سے

دو کیں جو اللہ کے سوا روزہ دار کو دوسری باتوں میں مشغول کرتا ہے۔ خصوصاً اس چیز کو نہ دیکھیں جو شہوت انگیز ہو۔ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "آنکھ کا دیکھنا شیطان کے تیروں میں سے ایک تیر ہے جسے زہر کا پانی دیا ہوا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈر کر اس سے بچے گا اللہ تعالیٰ اسے خلعت ایمانی عطا فرمائے گا، جس کی حلاوت خود اس کے دل میں آئے گی، پانچ باتیں روزہ دار کو نہ کرنی چاہئیں۔ (۱) جھوٹ بولنا (۲) غیبت کرنا (۳) دوسروں کے عیب بیان کرنا (۴) ناحق قسم کھانا اور (۵) شہوت کی نظر سے دیکھنا۔

(۲) زبان کی حفاظت کریں، بے ہودہ باتیں نہ کریں ذکر الٰہی یا تلاوت قرآن مجید میں مشغول رہیں۔ یا خاموشی اختیار کریں۔ مناظرہ اور لڑائی جھگڑا سب بے ہودہ باتوں سے زیادہ زبان کا رہی ہیں غیبت اور جھوٹ، بعض حضرات علماء کے نزدیک روزے کو باطل کرتے ہیں ......

(۳) کانوں کی حفاظت کریں (غیر شرعی) باتیں جو کہنی نہ چاہئیں ان کو کانوں سے بھی نہ سنیں۔ یاد رکھیں کہ غیبت اور جھوٹ وغیرہ سننے والا ان کو بیان کرنے والے کے ساتھ گناہ میں شریک ہے۔

(۴) ہاتھ پاؤں اور بدن کے سب اعضاء کی حفاظت ناشائستہ (غیر شرعی) باتوں سے کریں۔ جو شخص روزے رکھتا ہے اور ناشائستہ (غیر شرعی) باتیں کرتا ہے، تو وہ اس بیمار کی طرح ہے جو پھل کو کھانے سے پرہیز کرتا ہے مگر زہر کھا لیتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ہر گناہ زہر کی مانند ہے۔ (اس سے بچیں)

(۵) روزہ افطار کرتے وقت حرام و شبہ کی چیز کھانے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

(٦) افطار کے بعد روزہ دار کا دل خوف و امید کے درمیان معلق رہنا چاہیئے کیا خبر کہ (روزہ قابل قبول تھا اور) قبول ہوا ہے یا نہیں ......

(کیمیائے سعادت)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان باتوں پر عمل کی توفیق عطا فرمائے

آمین

بقیہ: امیر شریعت

میر پور شہر میں داخل ہو گئے۔ اپنے رفیق سفر کو پہلے ہی بھیج دیا تھا اور اُسے تاکید کی تھی کہ منتظمین جلسہ کو بھی میری آمد کی اطلاع نہ دی جائے، میں وقت مقررہ پر جلسہ گاہ پہنچ جاؤں گا ادھر ریاستی حکام مطمئن، پنجاب پولیس خوش کہ ہماری ناکہ بندی کامیاب رہی۔ رات جلسہ شروع ہو گیا۔ منتظمین جلسہ منتظر تھے لیکن امیر شریعت نہ پہنچے آخر مایوس ہو کر صدر جلسہ اسٹیج پر آئے اور اعلان کیا "معزز حاضرین جلسہ ہمیں نہایت افسوس ہے کہ امیر شریعت ریاستی اور برطانوی پابندیوں کے باعث تشریف نہ لا سکے۔" ابھی یہ فقرہ صدر استقبالیہ منہ میں ہی تھا کہ ایک کونے سے آواز آئی آپ غلط کہتے ہیں اور ایک شخص مجمع چیرتے ہوئے اسٹیج کی جانب بڑھ رہا تھا۔ عوام ورطہ حیرت میں پڑ گئے۔ یہ دیہاتی قسم کا اجنبی کون ہے۔ جو اس دلیری سے آگے بڑھ رہا ہے۔ جب اسٹیج پر پہنچ کر پگڑی اتاری تو دنیا نے دیکھا کہ وہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ نعرۂ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے فضا گونج اٹھی۔ حضرت امیر شریعتؒ نے رات چار بجے تک تقریر فرمائی۔ صبح واپس تشریف لے آئے، لیکن آپ کے میر پور پہنچنے کے نتیجے میں پنجاب پولیس اور ریاستی حکام کے متعدد اعلیٰ افسران کو معطل ہونا پڑا۔ شاہ جیؒ کی تقریر کے بعد میر پور کے اکثر دیہاتوں میں برطانوی اور ریاستی حکام کے خلاف بغاوت پھیل گئی اور مظاہرے ہوئے۔

بانی حضرت مولانا حسام الدینؒ صاحب

رجسٹرڈ

جامعہ احیاء العلوم

ماموں کانجن ضلع فیصل آباد

☆ علاقہ ماموں کانجن میں سب سے پہلی ۴۰ سالہ دینی درسگاہ
☆ جس میں کئی صد طلباء زیر تعلیم ہیں
☆ مقیم دار الاقامہ ۷۵ طلباء جن کے جملہ اخراجات بذمہ مدرسہ
☆ سالانہ خرچ تقریباً ایک لاکھ روپیہ ـــــ گندم و تعمیر علاوہ ازیں
☆ مستقل آمدنی ندارد توکل علی اللہ تعلیم و تعلم اور تعمیر جاری ہے۔
☆ مہمانانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے آسمانوں تلے آپ کی امداد کے منتظر ماہ مبارک کی سعید گھڑیوں میں زکوٰۃ، خیرات، عطیات سے امداد فرما کر مہمانانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی میزبانی کا شرف حاصل فرمائیں۔

ضیاء الدین آزاد: جانشین حافظ حسام الدینؒ مہتمم و خطیب مرکزی جامع مسجد منگلورڈ، ماموں کانجن ضلع فیصل آباد

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ

قلندرانہ ادائیں، سکندرانہ جلالے

تلخیص: سید منظور احمد شاہ آسی مانسہرہ

امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۳۴ء کو معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر خطاب کرنے کے لیے ملتان تشریف لے گئے جلسہ گاہ میں حد نظر تک انسانی سروں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر پھیلا ہوا تھا۔ رات کا وقت مجمع پر سکوت طاری ہے رات کے سکون میں سامعین پورے توجہ انہماک سے گوش بر آواز ادھر حضرت بخاریؒ لحن داؤدی سے حجازی لے میں قرآن کی آیات کی تلاوت فرماتے جاتے ہیں اور عوام کے سامنے معراج کا واقعہ بھی بیان کرتے جا رہے ہیں اور ایسے تمثیلی انداز میں واقعہ کی تشریح فرما رہے ہیں کہ گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری سامعین کے سامنے سے گذر رہی ہے۔ اسی دوران مجمع سے ایک مجذوب اٹھا اور سرائیکی میں باآواز بلند کہا "سئیداخالا اتھائیں دفن تھیویں" اے سید خدا کرے آپ یہاں دفن ہوں ۱۹۳۴ء کی بات ہے قیام پاکستان کے بعد مختلف جگہوں پر قیام فرماتے ہوئے ۱۹۴۸ء میں ملتان پہنچے اور بالآخر ۱۹۶۱ء میں ملتان میں وفات ہوئی اور آج بھی یہیں آرام فرما ہیں۔ اللہ نے مجذوب کی دعا کو شرف قبولیت بخشا۔

حضرت امیر شریعتؒ ایک دفعہ کہیں سفر پر تشریف لے جا رہے تھے۔ امرتسر ریلوے اسٹیشن پر پہنچے دیکھا کہ گاڑی پلیٹ فارم پر کھڑی ہے۔ اور لوگ ہجوم ڈبے کے باہر کھڑا ہے۔ امیر شریعتؒ وہاں پہنچے حقیقت حال لوگوں سے پوچھی تو مسافروں نے بتایا یہ ڈبہ اندر سے بند ہے اس میں چار گورے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور پورے ڈبے پر قبضہ جمائے ہوئے ہیں کسی مسافر کو اندر داخل نہیں ہونے دیتے جبکہ یہ ڈبہ پچاس مسافروں کے لیے ہے۔ حضرت امیر شریعتؒ کے ہاتھ میں ان دنوں ایک موٹا ڈنڈا ہوا کرتا تھا۔ اور عوام میں ڈنڈا پیر کے نام سے مشہور تھے۔ اپنے ڈنڈے کے زور سے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوتے اپنا ڈنڈا زور سے چلایا جیسے آپ ان لوگوں پر چلانا چاہتے ہوں وہ چاروں انگریز ڈر کے مارے ایک کونے میں دبک کر بیٹھ گئے باہر جو مسافر تھے امیر شریعتؒ نے انہیں اندر بلا لیا، تمام مسافروں کو بٹھا کر خود دوسرے ڈبہ میں جا کر بیٹھ گئے گاڑی روانہ ہوئی راستہ میں جس اسٹیشن پہ گاڑی رکی وہاں ہی امیر شریعت اترتے اور گوروں کے ڈبہ کے سامنے تشریف لاتے کھڑکی کے اندر دیکھتے اور ان کے سامنے ڈنڈا ہوا میں لہراتے وہ چاروں انگریز سہم جاتے اور یوں نفسیاتی دباؤ میں مبتلا کیے رکھا۔ امیر شریعتؒ نے اپنا لاہور تک جانا تھا۔ وہ اپنا لاہور اتر گئے۔ شاہ صاحبؒ فرماتے تھے، انگریزی میں نہ جانتا تھا اور پنجابی وہ انگریز نہ جانتے تھے ڈنڈے پہ قربان جائیے کہ اس نے بگڑے کام کو سنوار دیا۔

عربی کا مشہور مقولہ واقعی درست ہے کہ "ان العصا قرعت لذی الحلم"

۱۹۳۳ء میں میرپور آزاد کشمیر میں انجمن اصلاح المسلمین کی سالانہ کانفرنس تھی جس میں شاہ صاحبؒ کو مہمان خصوصی کی حیثیت سے دعوت دی گئی جو امیر شریعتؒ نے قبول فرما لی ادھر حکومت پنجاب اور ریاستی حکام نے فیصلہ کیا کہ حضرت شاہ صاحبؒ کو کسی صورت میں میرپور نہ جانے دیا جائے۔ چنانچہ اس حکم کی تعمیل کے لیے حضرت امیر شریعتؒ کے مکان واقع کوچہ رنگریزاں امرتسر کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن امیر شریعتؒ کو پولیس نہ تلاش کر سکی اور واپس چلی گئی۔ آپ رات کے کسی حصہ میں گھر تشریف لائے گھر والوں نے بتایا کہ ایک صاحب آپ کو لینے کے لیے میرپور سے آئے تھے۔ اور محلہ کی مسجد میں آرام سے سوتے ہوتے ہیں۔ حضرت بخاریؒ مسجد میں پہنچے اس آدمی کو جگایا حال احوال پوچھا اور فرمایا کہ صبح چھ بجے والی گاڑی سے ہم دونوں روانہ ہو جائیں گے۔ چنانچہ صبح سویرے اٹھے اور رفیق سفر سے فرمایا کہ اگر راستہ میں مجھے بلانے کی ضرورت پڑ جائے تو میرا نام لے کر آواز نہ دینا اور نہ شاہ جی کہہ کر بلانا بلکہ شاہ جیؒ نے ایک نیا نام بتایا اسی نام سے بلانا تاکہ سی آئی ڈی کو پتہ نہ چل سکے۔ اس ہمراہی نے کہا بہت اچھا حضرت امیر شریعتؒ اپنا حلیہ تبدیل کر کے سفر پہ نکلے جن کا لباس یہ تھا۔ نیلے رنگ کا تہہ بند، نیم آستین کی واسکٹ، سر پر موٹے کھدر کی سفید پگڑی، اور ہاتھ سے خالی، جبکہ اس سے قبل پنجاب پولیس حضرت امیر شریعتؒ کو مندرجہ ذیل لباس میں دیکھنے کی عادی تھی۔ سر پر کپڑے کی گول ٹوپی، نیم آستین کا لمبا کرتا، ٹخنوں سے اوپر پاجامہ اور ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا۔ اجنبی لباس میں حضرت امیر شریعتؒ پنجاب اور ریاستی سی آئی ڈی اور پولیس کو جل دے گئے وہ قطعاً نہ پہچان سکے کہ امیر شریعتؒ ان کے درمیان سے گذر رہے جا رہے ہیں۔ پولیس کے انتظامات امرتسر سے جہلم تک مکمل تھے۔ شاہ جیؒ محافظوں کی نظروں میں دھول جھونک کر منزل کے سامنے کھڑے تھے۔ شاہ جیؒ جب دریائے جہلم کے پتن پر پہنچے تو عام جگہ سے دریا کو عبور نہ کیا بلکہ دو تین میل دور اوپر سے کشتی کے ذریعہ دریا پار پہنچے اور کئی میل پیدل چل کر

باقی صفحہ ۱۱ پر

ضبط و ترتیب: منظور احمد الحسینی

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی مدظلہ

سائل :- محمد ابراہیم ناظم آباد کراچی

س :- کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک سنی المذہب کی لڑکی سے ایک قادیانی عمر رسیدہ غیر ملکی سفارتخانہ میں کام کرتا ہے۔ ان کا عقد از روئے شریعت جائز ہے۔

ج :- قادیانی مرتد کے حکم میں ہیں۔ اور مرتد سے کسی مسلمان لڑکی کا نکاح جائز نہیں۔ یہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا اس لئے اس سے طلاق لینے کی ضرورت ہی نہیں۔ بس لڑکی کو رخصت نہ کیا جائے، بلکہ دوسری جگہ اس کا عقد کر دیا جائے۔

سائل :- ایچ عبدالخالق کراچی

س :- ایک آدمی زانی ہو، جھوٹ بولتا ہو، یتیموں بیواؤں کا مال کھاتا ہو، مالدار ہو اور صدقہ زکوٰۃ وصول کرتا ہو، وعدہ خلافی کرتا ہو جھوٹ اور بکواس کرتا ہو، اپنی اچھائی اور صداقت کیلئے لوگوں کے سامنے قسمیں کھاتا ہو کہ میں نے فلاں کے ساتھ یہ اچھائی کی اور اسکا کام کیا۔ کیا ایسے شخص کے ساتھ معاملات رکھنا اسکے ساتھ اٹھنا بیٹھنا کھانا پینا اور اس کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا کہ نہیں۔ قرآن مجید اور حدیث رسول اللہ کی روشنی میں اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ جواب سے بین الاقوامی جریدہ ختم نبوت میں مطلع کریں

ج :- یہ شخص گنہگار مسلمان ہے۔ اس سے دوستانہ تعلقات تو نہ رکھے جائیں۔ لیکن ایک مسلمان کے جو حقوق ہیں مثلاً بیمار پرسی اور نماز جنازہ وغیرہ ان کو ادا کیا جائے۔ اور اگر قدرت ہو اور نفع کی توقع ہو تو اس سے ان گناہوں کے چھڑانے کی کوشش کی جائے۔ ایسے شخص کے پیچھے نماز مکروہ ہے۔

سائل :- ط. ظ. م حیدرآباد

س :- میں نے پیسے کسی کمپنی کو دیئے ہیں جو کہ منافع و نقصان کی بنیاد پر ہر ماہ منافع ادا کرتی ہے۔ جس سے ہمارے گھر کے اخراجات بمشکل پورے ہوتے ہیں۔ میری آمدنی کبھی اتنی نہیں ہوئی کہ بہت ہی ضروری گھر کے اخراجات کے بعد کچھ پس انداز کر لیا جائے کیونکہ ہم کثیر الاولاد ہیں۔ اب معلوم یہ کرنا ہے کہ زکوٰۃ کس طرح سے ادا ہو اگر ماہانہ آمدنی سے ادا کرتے ہیں تو فاقہ کی صورت پیش آتی ہے اور اگر اصل مالیت نکلواتے ہیں تو بھی آمدنی مزید کم ہو جاتی ہے اور ہاتھ تو پہلے ہی تنگ رہتا ہے نیز قرض اٹھانے کی ضرورت پیش آتی رہتی ہے [illegible] ہمیشہ بچتا ہوں اور قرض کبھی نہیں لیتا۔ رہنمائی فرمائیں۔

ج :- جو رقم آپ نے کمپنی میں جمع کر رکھی ہے اگر وہ مالیت نصاب (ساڑھے باون تولے چاندی) کے برابر ہے تو اسکی زکوٰۃ آپکے ذمہ ہے۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی جو صورت بھی آپ اختیار کریں۔

س :- میری بیوی کے کچھ زیورات ہیں جو کہ اس کو شادی میں ملے تھے۔ اور تقریباً نو تولہ کے تھے۔ میری بیوی کی اور کسی قسم کی آمدنی کا ذریعہ نہیں گھر میں رہ کر کچھ آمدنی ہے جو کہ میری آمدنی ہے معلوم یہ کرنا ہے کہ وہ ان زیورات پر زکوٰۃ کس طرح ادا کرے آیا زیورات بیچ کر ادا کرے تاوقتیکہ اس کی مالیت ۷½ تولہ نصاب سے کم رہ جائے اور آیا اس سے یہی نتیجہ اخذ کیا جائے کہ ایک گھریلو قسم کی عورت جس کا کوئی ذریعہ آمدنی نہ ہو وہ ۷½ تولہ سے کم کی مالک ہو سکتی ہے۔ ہمیں آپ کی راہنمائی کی ضرورت ہے شکریہ

ج :- سونے کے جو زیور ساڑھے سات تولے یا اس سے زیادہ ہوں ان پر آپ کی بیوی کے ذمہ زکوٰۃ لازم ہے۔ اگر اس کے پاس پیسے نہیں تو ان زیورات کا چالیسواں حصہ دیدیا کرے۔ جب زیور ساڑھے سات تولے سے کم رہ جائیں گے تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہوگی۔

سائل :- محمد قمر سندھو ٹنڈو آدم

س :- ۷۸۶ لکھنا جائز ہے!

ج : جائز ہے مگر بسم اللہ شریف کے قائم مقام نہیں۔

س :- کسی قادیانی کے سلام کا جواب دینا جائز ہے!

ج : جائز نہیں، اگر ضروری ہو تو غیر مسلم کے سلام کے جواب میں صرف "وعلیکم" کہدیا جائے۔

س :- اگر کوئی قادیانی رشتہ دار ہو تو اس سے رشتہ قائم رکھنا جائز ہے!

ج : قادیانی سے رشتہ جائز نہیں۔

س :- کسی فرد کے ساتھ کھانا کھالیا بعد میں اس فرد کا یہ معلوم ہوا کہ وہ قادیانی تھا پھر کیا حکم ہے!

ج : آئندہ اس سے تعلق نہ رکھا جائے۔

س :- ٹرین میں سفر کے دوران راستے میں کئی قبرستان آتے ہیں۔ کیا ہم ریل میں بیٹھے ہوئے "السلام علیکم یا اہل القبور" کہہ سکتے ہیں!

ج : کہہ سکتے ہیں

س :- عیسائی قبرستان میں جانا اور انہیں سلام کہنا جائز ہے!

ج : جائز نہیں۔

س :- جیسا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تعلیم حاصل

باقی صفحہ ۳۰ پر

غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ

جس نے ایک گستاخ رسولؐ کو جہنم واصل کیا

طاہر رزاق لاہور

ایک عاشق رسولؐ کی ایمان افروز داستان جو توہین رسالتؐ برداشت نہ کرسکا گستاخ رسولؐ پر شاہین بن کر جھپٹا اُسے جہنم واصل کیا پھانسی کے پھندے کو چوما شہادت کا جام پیا اور اپنے آقا کے قدموں میں حاضر ہوگیا۔

احاطہ رحیم بخش بیرون دہلی دروازہ کی زمین گوشہ کے تاریخی زلزلہ کا منظر پیش کررہی تھی مسلمانوں کا ایک ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر تھا۔ تاحد نگاہ انسانی سروں کی فصل نظر آرہی تھی۔ جلسے میں تل دھرنے کو جگہ نہ تھی۔ ایک وجیہہ شکل اور آواز میں للکار رکھنے والا خطیب اسٹیج پر کھڑا تھا غم و غصے کی حالت میں تقریر کررہا تھا۔ اس کے منہ سے الفاظ انگاروں کی شکل میں نکل رہے تھے۔ اور یہ انگارے سننے والوں کے قلب و جگر میں آگ لگا رہے تھے۔ یہ خطیب کون تھا۔ مسلمانوں کا یہ اتنا بڑا ہجوم کیوں اکٹھا ہوا تھا۔ یہ اپنے عہد کے سب سے بڑے خطیب امیر شریعت بطل حریت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ تھے اور مسلمانوں کا یہ جم غفیر احتجاج کے لیے اکٹھا ہوا تھا۔ کیونکہ ایک آوارہ ذہن دریدہ دہن شاتم رسول راجپال نے اُن کی آنکھوں کے نور دلوں کے سرور جناب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ سے انتہائی بغض و عناد کا مظاہرہ کرتے ہوئے گستاخیوں سے بھرپور ایک کتاب رنگیلا رسول نعوذ باللہ چھاپی تھی۔

مقرر اپنی شعلہ بیانیاں جاری رکھے ہوئے تھا۔ اچانک شاہ جیؒ پر وجد کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے۔ اور حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

آج آپ لوگ فخر الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لیے اکٹھے ہوئے ہیں، آج انسان کو عزت بخشنے والے کی عزت خطرے میں ہے۔ جس کی دی ہوئی عزت پر تمام موجودات کو ناز ہے۔ آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید (جلسے میں بیٹھے ہوئے دو علمائے کرام) کے دروازے پر ام المومنین اماں عائشہ صدیقہ رضؓ اور ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا آئیں اور فرمایا ہم تمہاری مائیں ہیں کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ پھر ایک زبردست کروٹ کے ساتھ لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا،

ارے دیکھو! تو اماں عائشہ رضؓ دروازے پر نہیں کھڑی ہیں۔ جلسہ میں کہرام مچ گیا لوگ دھاڑیں مار مار کر رونے لگے ایک قیامت صغریٰ برپا تھی۔ حاضرین جلسہ تڑپ رہے تھے۔ جلسگاہ کے ایک کونے میں ایک انیس سالہ خوبرو نوجوان علم الدین بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب رواں تھا، وہ ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہا تھا۔ اس نے لوگوں سے پوچھا راجپال کون ہے اور وہ کہاں رہتا ہے۔ بتانے والے نے بتایا کہ راجپال ایک متعصب ہندو ہے اور انارکلی کے ساتھ ہی ایک چھوٹے سے بازار میں قطب الدین ایبک کے مزار کے پاس ہی اس کی کتابوں کی دکان ہے۔ پتہ دریافت کرلینے کے بعد علم الدین بازار سے ایک مضبوط خنجر خریدتا ہے اور دل میں عشق نبی پاکؐ کا چراغ روشن کرکے سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے گستاخ کو جہنم واصل کرنے کے لیے روانہ ہوجاتا ہے علم الدین بازار میں داخل ہوتا ہے بازار کی زمین نے محب رسولؐ کے قدموں کو چوما اور ہواؤں نے بلائیں لیں۔ اڑھائی بجے کا وقت تھا علم الدین بپھرے ہوئے شیر کی طرح راجپال کی دکان میں داخل ہوا راجپال چارپائی پر بیٹھا ہوا تھا اور استغاثہ کے مطابق وہ اس وقت ایک کارڈ لکھنے میں مصروف تھا سرور دو عالمؐ کے اس بدترین دشمن کو دیکھ کر علم الدین کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اُسے للکارا اور کہا اے میرے رسولؐ کے دشمن، میں تیری موت کا پیغام بن کر آیا ہوں، اس کے بعد علم الدین کا خنجر فضا میں بلند ہوتا ہے۔ اور اگلے ہی لمحے پوری قوت کے ساتھ راجپال کے غلیظ سینے میں اتر گیا۔ اس کے بعد پے در پے وار کیے اور وہاں سے چل پڑا، لیکن جب دیکھا کہ راجپال کا گندا خون ہاتھوں پر لگا ہوا ہے۔ تو قریبی نلکے پر جاکر اپنے ہاتھوں کو گندگی سے پاک کیا پھر خیال آیا کہ کہیں وہ گستاخ زندہ نہ بچ گیا ہو فوراً وہاں سے واپس پلٹا۔ لیکن راستے میں بہت سے ہندو اکٹھے ہوچکے تھے۔ انہوں نے علم الدین کو گھیرے میں لے لیا اور گرفتار کرلیا لیکن علم الدین زور زور سے پکار رہا تھا کہ میں نے اپنے آقاؐ کی بے حرمتی کا بدلہ لیا ہے میں نے جرم نہیں کیا بلکہ اپنا فرض ادا کیا ہے۔ میں اپنے فرض کی تکمیل پر خوش ہوں اور خوشی سے جھوم رہا ہوں۔ قتل کی رپورٹ پرانی انارکلی تھانے میں درج کی گئی پولیس نے غازی علم الدین کو دو دن پولیس لائن کی حوالات میں بند رکھا اور ضروری پوچھ گچھ کے لیے آٹھ دن کا ریمانڈ لے لیا۔ پھر معائنے کے لیے کلکتہ بھیج دیا گیا مقدمہ شروع ہوا۔ بانی پاکستان اور برصغیر کے نامور وکیل قائداعظم محمد علی جناحؒ کہتے ہیں، بیٹا تو ایک دفعہ انکار کردے تیری جان بچانا میرا کام ہے۔ اس پر غازی علم الدین اُٹھا اور کہا کہ میں نے زندگی میں صرف ایک ہی تو ایسا کام کیا ہے جس پر مجھے فخر ہے میں نے گستاخ رسول اللہؐ کو مارا ہے کوئی جرم نہیں کیا اور ببانگ دہل کہتا ہوں کہ راجپال کا قاتل میں ہوں

باقی صفحہ ۲۱ پر

قادیانی یہودی تعلقات

جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔

حافظ خلیل احمد پریس رپورٹر کرور لعل عیسن

یہ بات سب ہی جانتے ہیں کہ اسرائیل ایک ایسا خطہ ہے جہاں اکثر یہود آباد ہیں۔ اور دُنیا میں جہاں کہیں بھی یہودی ہیں وہ دھڑا دھڑ وہاں پہنچ رہے ہیں۔ اسرائیل کے نام سے ایک یہودی ریاست کا قیام مغربی سامراج کی سرپرستی اور ہر قسم کے تعاون سے عمل میں آیا تھا۔ آج بھی اس یہودی ریاست کو مغربی سامراج کی مکمل پشت پناہی حاصل ہے اور مغربی سامراج وہی ہے جس نے اپنے دور اقتدار میں مسلمانوں میں انتشار اور افتراق پیدا کرنے، ان کی وحدت و مرکزیت کو ختم کرنے اور ان کے جذبہ جہاد کو ٹھنڈا کرنے کے لیے قادیان کے مراعات یافتہ خاندان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی کے سر پر نبوت کا "تاج" رکھا۔ پھر اس انگریزی نبی نے اپنے مربی و محسن انگریز کا حق نمک یوں ادا کیا کہ برصغیر کی مسلمان قوم جو ایک سرے سے دوسرے تک انگریز کے خلاف جہاد میں مصروف تھی۔ اسے جہاد سے بجائے جہاد کی حرمت کا فتویٰ دیا اور کہا کہ

اب چھوڑ دو اے دوستو جہاد کا خیال
دین کے لیے حرام ہے اب جنگ اور قتال

(در ثمین)

ایک طرف جہاد کے خلاف فتویٰ دیا تو دوسری طرف انگریز کی مدح سرائی میں زمین اور آسمان کے قلابے ملانے شروع کر دیئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے اس وقت جتنی بھی کتابیں، رسائل اور اشتہارات موجود ہیں۔ شاید ہی کوئی انگریز کی مدح سرائی سے خالی ہو۔ حتیٰ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوائے نبوت کے باوجود مبالغہ آرائی کی حد تک یہ جھوٹ بھی بولا کہ:

"میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی حکومت کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اگر وہ تمام اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں"

(تریاق القلوب ص۱۵)

مرزا غلام احمد قادیانی انگریز کی اطاعت میں کہاں تک پہنچا اور حق نمک کس طرح ادا کیا، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند نمونے ان پچاس الماریوں سے پیش کیے جائیں جو بقول مرزا قادیانی انگریز کی حمایت میں لکھی گئی ہیں۔ لکھا ہے کہ:

"میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس تک کی عمر کو پہنچا ہوں اس اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیر دوں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کر دوں"

(تبلیغ رسالت ج ۷ ص۱۰)

"میں یقین رکھتا ہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے"

(ایضاً ص۱۳)

"میں اپنے کام کو نہ مکہ میں، نہ مدینہ میں، نہ روم اور شام میں نہ ایران اور کابل میں چلا سکتا ہوں مگر اس گورنمنٹ میں جس کے اقبال کی دعا کرتا ہوں"

(تبلیغ رسالت جلد ۶ ص۶۹)

وہ اپنے کارناموں کا اظہار یوں کرتا ہے۔ "چونکہ میں نے دیکھا کہ بلاد اسلامی کے لوگ ہمارے واقعات سے مفصل طور پر آگاہ نہیں اس لیے میں نے عربی اور فارسی میں بعض رسائل تالیف کر کے بلادِ شام و روم اور مصر و بخارا وغیرہ کی طرف روانہ کیے اور ان میں اس گورنمنٹ کے تمام اوصاف حمیدہ درج کیے اور بخوبی ظاہر کر دیا کہ اس محسن گورنمنٹ کے ساتھ جہاد قطعاً حرام ہے"

(اشتہار لائق توجہ گورنمنٹ، مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۷ ص۱۹۶)

مسجد اقصیٰ کہاں ہے؟

مسلمانوں بلکہ تمام اقوام کا اس پر اتفاق ہے کہ مسجد اقصیٰ فلسطین میں ہے۔ جہاں اب اسرائیل واقع ہے اور اب مسلمانوں کا قبلۂ اول یہود مردود کے قبضے میں ہے لیکن اس کے برخلاف مرزائی کہتے ہیں

"قرآن میں مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی مسجد ہے جو قادیان میں واقع ہے۔"

(الفضل ۲۱/۸/۱۹۳۲)

اس ساری بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ قادیانی جہاد کو حرام سمجھتے ہیں۔ انگریز کو خدا کی رحمت شمار کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے قبلۂ اوّل کے فلسطین میں ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ اس لیے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اسرائیل قادیانی مشن کا مقصد صرف یہ ہے کہ فلسطینی مسلمان جو ارض فلسطین کے حصول کے لیے اور قبلۂ اول کی بازیابی کے لیے یہودیوں سے برسرپیکار ہیں۔ ان کے دلوں سے جذبہ جہاد ختم کیا جائے۔

اس وقت تمام عرب ممالک نے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہوا ہے۔ اور اکثر ملکوں میں ان کا داخلہ بھی بند ہے لیکن اسرائیل جو عربوں کے عین قلب میں واقع ہے اس میں نہ صرف ان کا مشن کام کر رہا ہے بلکہ وہاں قادیانیوں کو آنے جانے کی اجازت ہے۔

قادیانی کہتے ہیں کہ ہمارا اسرائیل سے کوئی واسطہ نہیں لیکن حقیقت اس کے برعکس ہے۔ ان کا چوہدری محمد ظفر اللہ

باقی ص۲۳ پر

لندن کے ایک قادیانی ایم ایس اشرف کا خط اور اس کا جواب

محمد حنیف ندیم

اعتراضات

آپ تو (یعنی مسلمان) حشرات الارض (کیڑے مکوڑوں) کی طرح زمین پر پھیلے ہوتے ہیں۔ آپ نے مرزا قادیانی کو گالیاں دے کر اور مخالفت کر کے کیا حاصل کیا؟

کیا حضرت عیسٰی علیہ السلام کو یہودیوں نے سولی پر لٹکا کر کچھ دقیقہ فروگذاشت کیا تھا وہ آج تک ان کی پیدائش پر ناپاک حملے کرتے ہیں اگر آپ لوگ ان کی خصلت کو اختیار کر کے ایک برگزیدہ انسان (یعنی مرزا قادیانی) پر گندے اور بے ہودہ اور غلیظ اعتراض نہ کرو تو وہ پیشگوئی کیسے پوری ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ تم یہودیوں کے قدم بہ قدم چلو گے اگر کسی یہودی نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہے تو تم بھی ایسا کرو گے الخ

جواب: مسلمانوں کو اپنی اکثریت پہ ناز ہے اس لیے ناز ہے کہ ایک حدیث کے مطابق ہمارے نبی کریم تاجدار ختم نبوت صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن اپنی امت کی کثرت پر فخر فرمائیں گے بلکہ تمام انبیاء کرام امت محمدیہ کی کثرت کو دیکھ کر رشک کریں گے اور آپ (قادیانی) ہیں کہ امت محمدیہ کی کثرت کو نہ صرف قلت میں تبدیل کر رہے ہیں بلکہ انہیں حشرات الارض قرار دے کر حضور کی حدیث پاک کا تمسخر اڑا رہے ہیں، آپ کہیں گے تو ضرور کہ مسلمان ہمیں گالیاں دیتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسلمان گالیاں نہیں دیتے گالیاں نقل کر دیتے ہیں وہ بھی اپنی طرف سے نہیں بلکہ مرزا قادیانی کی کتابوں سے نقل کرتے ہیں اور گالیاں دینے اور نقل کرنے میں فرق ہے۔ اب سنیے! حشرات الارض (زمین کے کیڑے) کون ہیں۔

مرزا قادیانی کا مشہور شعر ہے ؎

کرم خاکی ہوں مرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

کرم خاکی، بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار کا ترجمہ ومفہوم خود آپ ہی بیان کر دیں اور ساتھ ہی یہ مسئلہ بھی حل کریں کہ ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے جبکہ مرزا قادیانی جس کو آپ نبی مانتے ہیں وہ آپ کا روحانی باپ اور آپ اس کی اولاد ہیں ـــــــ اور مرزا قادیانی اپنے آپ کو کرم خاکی کہتا ہے تو آپ کون ہوئے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

۲۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ان الدین عند اللہ الاسلام خدا کے نزدیک پسندیدہ دین صرف اسلام ہے اسلام بھی کوئی خود ساختہ یا گھڑا ہوا نہیں بلکہ مکی ومدنی اسلام جس پر امت محمدیہ چودہ سو سال سے عمل پیرا ہے اسلام صرف ایک مذہب ہے اس کی قسمیں نہیں ہیں جبکہ کفر مختلف النوع ہے۔ یہودیت، عیسائیت، مجوسیت، قادیانیت وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب کفر کی مختلف قسمیں ہیں۔ آپ نے مسلمانوں کو حشرات الارض کہا، حالانکہ جس طرح کفر کی قسمیں ہیں۔ اسی طرح حشرات الارض (یعنی کیڑے مکوڑوں) کی بھی قسمیں ہیں۔ اس لیے حشرات الارض کا اطلاق آپ پر (قادیانیوں) ہی ہوتا ہے کیونکہ آپ (قادیانیت) کفر کی ایک قسم یا نوع ہیں۔

۳۔ جہاں تک آپ کی اس بات کا تعلق ہے کہ اہل اسلام نے مرزا قادیانی کی مخالفت کر کے کیا کامیابی حاصل کی؟ تو جناب ہم تبلیغ کے مکلف ہیں قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر

اس آیت میں امت محمدیہ کے ذمہ تأمرون بالمعروف اور تنھون عن المنکر کی ڈیوٹی سپرد کی گئی ہے جسے وہ باحسن وجوہ انجام دے رہی ہے، اصل کامیابی دنیا کی نہیں بلکہ آخرت کی ہے ان شاء اللہ امت محمدیہ اس مسئلہ میں سرخرو ہو گی۔

۴۔ اگر آپ کے خیال میں اس سے دنیاوی کامیابی مراد ہے تو آج عیسائی اور کمیونسٹ سپر طاقت ہیں باوجودیکہ مرزا قادیانی نے "غلبۂ اسلام" کے لیے بطور خاص "مسیح" ہونے کا دعویٰ کیا تھا آپ کے مسیح کی یہ سب بڑی کامیابی ہے کہ عیسائیت اور یہودیت کو ختم ہونے کی بجائے عروج حاصل ہے

۵۔ آپ کی (قادیانیوں کی) راکل فیملی (مرزا محمود، مرزا ناصر) کے دو سربراہ قادیانی اقتدار کی کئی مرتبہ پیشگوئی کرتے کرتے سوئے جہنم روانہ ہو گئے لیکن اور کہیں تو کیا اقتدار ملتا، پاکستان کے صوبہ بلوچستان میں بھی اقتدار نہ مل سکا جس کا وسیع رقبہ دیکھ کر مرزا محمود کے منہ سے رال ٹپکنے لگی تھی، بلکہ اقتدار تو کیا ملتا کوئٹہ شہر کے سوا باقی تمام علاقوں سے قادیانیوں کا صفایا ہو چکا ہے۔

۶۔ جی ہاں! یہ بھی آپ کے کامیابی میں داخل ہے کہ آپ شریعت محمدیہ کی رُو سے تو پہلے ہی کافر تھے پاکستان کی

آئین ساز اسمبلی نے بھی آپ کو غیر مسلم قرار دیکر چوہڑے چماروں کی صف میں لا کھڑے کیا ہے۔

۷۔ اور سنیئے! یہ بھی کامیابی ہے کہ آپ جس کو اپنا خلیفہ اور مامور من اللہ کہتے ہیں یعنی مرزا طاہر بیان کے اپنے ہزاروں پیروکاروں کو بقول آپ کے "حشرات الارض" کے چھوڑ کر کے نو دو گیارہ ہو گیا اور اب یہ حالت ہے سے
کس نے برسہ کر جیب کینتی

اعتراض

اب آتیے! اپنے اس اعتراض کی طرف کہ ہم مسلمان یہودیوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر ناپاک حملے کرتے تھے' وغیرہ وغیرہ۔

پہلی بات تو اس سلسلہ میں یہ عرض کروں گا کہ الحمدللہ تمام مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا برگزیدہ انسان اور خدا کا سچا رسول مانتے ہیں جب کہ آپ کے مرزا قادیانی نے ان کی ذات پاک پر ایسے رکیک حملے کیے کہ شرافت اور انسانیت سر پیٹ کے رہ گئی، مرزا قادیانی لکھتا ہے

"آپ (عیسیٰؑ) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اس وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا دے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چال چلن کا آدمی ہو سکتا ہے"

(ضمیمہ انجام آتھم ص۷ حاشیہ)

"آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں، جس کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۷)

"مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو، شرابی نہ زاہد نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر، خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا" (مکتوبات احمدیہ ج۳ ص۲۱)

"عیسائیوں نے آپ (یسوع مسیح) کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا، ممکن ہے آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کا علاج کیا ہو مگر بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا اس تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہ تھا" (ضمیمہ انجام آتھم ص۶)

میں نے صرف چار حوالے پیش کیے ہیں اگر تمام کفریا اور توہین آمیز عبارتیں نقل کی جائیں تو اس کے لیے ایک دفتر درکار ہوگا۔ بہرحال ان سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح یہودی ان کی ذات پر حملے کرتے تھے، مرزا قادیانی بھی ان سے پیچھے نہیں رہا بلکہ ٹھیک ان کے قدم بقدم ہے۔

۲۔ اور سنیئے! آج مسلمان خصوصاً فلسطینی مسلمان اور دوسرے عرب ممالک یہودیوں سے برسرپیکار ہیں، جبکہ ہزاروں قادیانی اسرائیلی فوج میں بھرتی ہیں اور یہودیوں کے دوش بدوش فلسطینی مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں۔ اسرائیل میں قادیانیوں کا مشن بھی موجود ہے، جبکہ کسی مسلم جماعت کو وہاں تبلیغی مشن بھیجنے کی اجازت نہیں، مسلمان جماعتیں تو دور کی بات خود عیسائی جو کہ اسرائیل کے سرپرست ہیں وہاں ان کو تبلیغ کی اجازت نہیں۔ اب بتائیے کہ بقول آپ کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا کون مصداق ہے کہ "تم یہودیوں کے قدم بقدم چلو گے، اگر کسی یہودی نے اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا تو تم بھی کرو گے" اس دھرتی پر کوئی بھی مسلمان یہودیوں جیسے عقائد نہیں رکھتا سوائے قادیانیوں کے۔

اجی صاحب! آپ کا تو یہودیوں سے روحانی ہی نہیں بلکہ خونی رشتہ بھی موجود ہے، اور آپ کا مرزا قادیانی

رجسٹرڈ ۱۹۹۲ء

دارالعلوم اسلامیۃ مظفرآباد آزاد کشمیر

★ حضرت شاہ ولی اللہ کے افکار کی روشنی میں قرآن و سنت کی تعلیمات کا مرکز۔
★ آزاد کشمیر کے دارالخلافہ میں اہم دینی ضرورت کی تکمیل کی ایک کوشش۔
★ قرآن و سنت کی تعلیمات اور اسلامی عقائد و نظریات سے نئی نسل کو روشناس کرانا۔
★ زیر تعلیم طلباء میں اخلاص، تقویٰ، اخلاق حسنہ اور دینی حمیت کو اجاگر کرنا۔
★ فی الوقت درجہ حفظ اور شوال ۱۴۰۷ھ سے تجوید و قرأت کا آغاز۔

اور مستقبل قریب میں درس نظامی کا اجراء ——— انہی مقاصد کے حصول کے لیے ارباب خیر کا تعاون اور اہل اللہ کی توجہات حسنہ اس ادارہ کے لیے سرمایہ سعادت ہیں۔ دارالعلوم زیر تعلیم طلباء کے قیام و طعام اور ضروریات کا کفیل ہے۔ دارالاقامہ کے قیام کا منصوبہ تشنہ تکمیل ہے۔ اس کار خیر میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں

الداعی الی الخیر: ناظم اعلیٰ دارالعلوم اسلامیۃ
عقب زرعی بینک مظفرآباد آزاد کشمیر

لکھ چکا ہے کہ میں نصف اسرائیلی ہوں ــــ الزام مسلمانوں کو دیتا ہے حالانکہ تم خود یہودی ثابت ہو گئے ــــ الزام اوروں کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

۳ ــــ رہی یہ بات کہ ہم برگزیدہ انسان (مرزا قادیانی) کی مخالفت کرتے ہیں تو یہودی بنگلے تو جناب سنیئے! جو شخص یہ بکواس کرے کہ محمد رسول اللہ والذین معہ کا مصداق میں ہوں ــــ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ حضور پہلی رات کے چاند تھے میں چودھویں رات کا چاند ہوں ــــ جو یہ کہے

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

جو شخص انبیاء کرام اور خود امام الانبیاء کی شان میں گستاخی کرے، جس کی زبان اور قلم غلاظت بکھیرتے رہے اور پھر اتنے دعوؤں کے باوجود خود یہ اقرار کیا

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار

کہ میں مٹی کا کیڑا ہوں آدم زاد ہی نہیں ہوں، ــــ اس کا مفہوم تو آپ خود ہی سمجھیں کیا قلم تو اس کا مفہوم بیان کرنے سے قاصر ہے۔ اس کو آپ برگزیدہ انسان کہیں یا جو آپ کے جی میں آئے مانتے رہیں ہم تو اس کو وہی مانیں گے جس کا اظہار خود اس نے اپنی زبان اور قلم سے کر دیا ہے۔

تیزان سے نفرت

امان اللہ نیئر و دیوالہ بھکر

اللہ تعالیٰ ہفت روزہ ختم نبوت کو چار چاند لگائے جس نے ہمیں آگاہ کیا ہے کہ تیزان فیکٹری دشمنان اسلام کی ہے تا اسی دن سے تیزان سے نفرت ہو گئی ہے اور دوستوں کو بھی مطلع کر دیا ہے کہ تیزان کا بائیکاٹ کریں تاکہ مرتد اپنی ناکامی پر انگشت بدنداں رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کا بول بالا کرے (آمین)

مولانا غلام رسول فیروزی

ضرب خاتم بر مرزائی شاتم

اثبات ختم نبوت اور ردِّ قادیانیت پر ایک سلسلہ وار مضمون

سوال نمبر ۳۵ :

حدیث میں ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد ہوا کرے گا، چودھویں صدی کا مجدد کہاں ہے۔ وہ مجدد مرزا ہی تو ہیں۔

جواب نمبر ۱ - مجدد غلامانہ ذہنیت کا نہیں ہو سکتا مرزا کی کتابیں انگریزی کی چاپلوسی اور غلامی کے اقرار سے بھری پڑی ہیں۔ مثلاً تریاق القلوب صفحہ ۳۱ پر لکھتا ہے: میں تمام مسلمانوں میں اول درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے خیر خواہی میں اول درجہ پر بنا دیا ہے۔ اول والد مرحوم کے اثر نے، دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے، سوم خدا کے الہاموں نے۔

پھر اسی تریاق القلوب صفحہ ۱۵ پر مرزا نے انگریزی حکومت کی تعریف حدیث سے ثابت کرنے کی ناپاک کوشش فرمائی ہے۔ پھر اسی تریاق القلوب کے صفحہ ۲۵ پر لکھتا ہے۔

" میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کیے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

پھر اسی تریاق القلوب کے صفحہ ۲۶ پر لکھتا ہے۔

" میں بیس برس تک یہی تعلیم گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا" پھر اسی صفحہ پر لکھتا ہے " یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں ہمیں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں اور نہ سلطان روم کے پایہ تخت قسطنطنیہ میں "

مرزا کی یہ لغویات اگر تریاق القلوب میں موجود نہ ہوں تو فی غلطی ایک ہزار روپیہ ادا کروں گا۔ اب بتائیں کہ ایسا آدمی مجدد ہو سکتا ہے یا امام ہو سکتا ہے بلکہ میں کہتا ہوں ایک عام آدمی بھی یہ گندگی پسند نہیں کرتا جس میں مرزا نہاتا رہا۔

۲۔ امام الزماں کے لیے ضروری ہے کہ علم میں سب سے بڑھ کر ہو، بُردبار ہو، نرم دل ہو اور صاحب حیا ہو۔ مرزا کی علمیت کی خبر پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے یوں لی ہے کہ اعجاز المسیح کی سطر کے قریب غلطیاں نکالیں مرزا نے قصیدہ اعجازیہ لکھا ہے اس کے مقابلے پر اہل اسلام نے بھی قصائد لکھے اور مرزا کے قصیدہ کی نحوی اور ادبی غلطیاں مرزا کے منہ پر ماریں۔

مرزا بُردبار اور صاحب حیا اتنا تھا کہ مسلمانوں کو جنگلوں کے خنزیر اور ان کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر لکھا، خدا کی قسم یہ بد اخلاقی کی انتہا ہے اور اس بد اخلاقی کے باوجود نبوت و مسیحیت و مجددیت کا دعویٰ کرنا بے شرمی کی انتہا ہے اور ایسے شخص کو نبی و غیرہ مان لینا بے سمجھی اور بے وقوفی کی انتہا ہے۔

مسلمانو! یاد رکھو سر سید احمد خان اور غلام احمد پرویز وغیرہ عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کے منکر ہیں۔ مگر اس کے باوجود مرزا کو اس کی لغویات کی وجہ سے مسیحیت کے لیے ناقابل سمجھتے ہیں۔ اس طرح فرقہ بہائیہ آج بھی موجود ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے مگر اس کے باوجود مرزا کو جھوٹا کہنے کے لیے اس کی لغویات کو کافی سمجھتا ہے۔ پس آپ بھی یاد رکھیں کہ ختم نبوت اور مسیحیت اور مجددیت کو بالائے طاق رکھ کر صرف اور صرف

مرزا کے اخلاق، علم اور ادب کو ہی دیکھا جائے تو مرزا ایک شریف آدمی کہلانے کا مستحق نہیں۔ نبوت و مسیحیت و مجددیت تو بعد کی باتیں ہیں۔

۳۔ تم تو مرزا کو آخری صدی کا مجدد کہتے ہو لیکن یہ پندرہویں صدی کیسے آگئی ہے؟ آخری صدی کے بعد تو قیامت ہونا چاہیے تھی۔

۴۔ مجدد دعویٰ نہیں کیا کرتے کہ میں مجدد ہوں بلکہ اس کی دینی خدمات اور مجددانہ اشغال سے اس کا مجدد ہونا انسانوں کے ہاں متعین ہوتا ہے

سوال نمبر ۳۶:
عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے میں کیا حکمت ہے؟

جواب:-
پہلی حکمت: یہود کا رد کرنا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے مدعی ہیں۔ (عمدۃ القاری)

دوسری حکمت: زمین میں مر کر دفن ہوں گے انسان کا مدفن زمین ہی ہے، اور انسان کا خروج بروز قیامت یہیں سے ہوگا (عمدۃ القاری بتغیر ما)

تیسری حکمت: حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی اُمت کی صفات ملاحظہ کیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی ہونے کی دعا کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ دعا قبول فرمائی اور انہیں زندہ رکھا حتیٰ کہ آخری زمانہ میں دوبارہ نازل ہوں گے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی بنیں گے (عمدۃ القاری شرح البخاری)

چوتھی حکمت سنن ابی داؤد حاشیہ المغرب میں ہے۔ کہ یہودی قوم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کا دعویٰ کیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے ان پر ذلت مقرر کی۔ یہ آج تک اپنے پاؤں پر کھڑے نہیں ہو سکے۔ اور ان کی سلطنت و طاقت و شوکت آزادانہ نہیں بن سکی۔ ان کا قرب قیامت تک یہی حال رہے گا۔ حتیٰ کہ دجال انہی میں سے نکلے گا۔ جس کی یہ اتباع کریں گے اور اس کی سرداری میں مسلمانوں سے انتقام لیں گے۔ ایسے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔ جن کے قتل کے یہ دعویدار تھے دجال کو قتل کریں گے اور یہود کو شکست دیں گے۔

پانچویں حکمت:- گذشتہ انبیاء کی امتیں اگلے نبی کے آتے ہی فوراً اسے قبول کر لیتی تھیں۔ یہود کی پہلی قوم ہیں جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا، اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا اور دوبارہ ان کو نازل فرمائے گا۔ اور پوری قوم یہود ان پر ایمان لائے گی (ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به)

چھٹی حکمت:- اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسمانی رفع و نزول والے خلافِ عادت امر کا نشان اور اس امر کا نزول قرب قیامت کی نشانی کے طور پر محفوظ فرمایا، عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی نشانی ہوں گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے " وانه لعلم للساعة "

ساتویں حکمت: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے وعدہ فرمایا تھا کہ میں تجھے کافروں سے پاک کر دوں گا۔ " ومطهرك من الذين كفروا " اللہ تعالیٰ کو یوں منظور ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کی تطہیر کسی دوسرے کی بجائے بذریعہ رفع الی السماء بجسدہ العنصری کی جائے لہٰذا اس نے عیسیٰ علیہ السلام کو جسم سمیت اٹھا لیا اور اسی حالت میں اہل اسلام میں بھیج دےگا

جاری ہے

اطبار کرام و مُعالجین حضرات
آیور ویدک
جڑی بوٹیوں کے
کشتہ جات
اور
نمکیات
صحیح اجزاء سے تیار کردہ
قرابادینی مرکبات
پیش کرنے والا امتیازادارہ
الحافظ دواخانہ منچن آباد ضلع بہاولنگر

بہاولنگر میں تحریک ختم نبوت

حکیم محمد اسماعیل صاحب عاصم

ضلع بہاولنگر میں اسرائیل کے ایجنٹوں، دشمنان ختم نبوت کے غدار یعنی مرزائیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی مسلسل توہین ہو رہی تھی اسی سلسلہ میں بار بار قرار دادیں مساجد اور دیگر جلسوں میں منظور کرائی گئیں ضلع انتظامیہ سے بار بار مطالبہ کیا جاتا رہا کہ کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کو مرزائیوں کی دوکانوں اور مکانوں سے ہٹا کر مسلمانوں کے جذبات کا احترام کیا جائے لیکن ضلعی انتظامیہ ٹال مٹول سے کام لیتی رہی اسطرح بات ملتوی ہوتی رہی۔ علماء کرام انجمن تاجران و معززین شہر و سٹوڈنٹس کے متعدد وفود ضلعی انتظامیہ کو ملے۔ لیکن ہر بار مایوس ہو کر لوٹنا پڑا ضلعی انتظامیہ سے مایوس ہو کر بہاولنگر میں ختم نبوت یوتھ فورس قائم کر دی گئی جس میں تمام کالجوں کی تنظیموں کے سرکردہ سید محمود الحسن شاہ غلام ربانی چوہدری طارق جرار محمد یٰسین محمد قاسم مرزا احمد ایاز قمر محمد سلیم شیخ عارف حسین محمد مجاہد شیخ محمد طاہر غفار بٹ حفیظ اختر شاکر شیخ خلیل حافظ فیض الرحمان عتیق حافظ احمد شیخ عبدالکریم مولوی محمد سعید قاری حبیب اللہ محمد ارشاد قمر قاری ذوالفقار علی شیخ محمد اسلم شیخ محمد اکرم حافظ نصر اللہ کو ختم نبوت یوتھ فورس میں شامل کیا گیا ان حضرات کا اجلاس دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور شاہ بازار میں زیر صدارت حکیم محمد اسماعیل عاصم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر ہوا جس میں یہ طے پایا کہ ضلعی انتظامیہ کو آخری موقعہ دیکر جمعہ کے اجتماعات سے قرار دادیں پاس کرائی جائیں اگر قرار داد پر عمل ہوا تو ٹھیک ورنہ ہم خود قوت بازو سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات مرزائیوں کی دوکانوں اور مکانوں سے ہٹا دیں گے قرار داد شہر میں پاس کرائی گئی جس کا عنوان یہ تھا بہاولنگر میں مرزائیوں کی طرف سے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی مسلسل توہین اور ضلعی انتظامیہ کی مجرمانہ غفلت کسی بہت بڑے حادثے کا پیش خیمہ ثابت ہو سکتی ہے اس لئے یہ اجتماع ضلعی انتظامیہ سے مطالبہ کرتا ہے اور قرار داد پاس کرتا ہے کہ کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات مرزائیوں کی دوکانوں اور مکانوں سے فی الفور ہٹائی جائیں ورنہ حالات کی ذمہ داری ضلعی انتظامیہ پر ہوگی لیکن ضلعی انتظامیہ کو حسب سابق پرواہ تک نہ ہوئی۔

۶ مارچ کو ختم نبوت یوتھ فورس کی طرف سے پورے شہر میں دستی پینڈ بل تقسیم کیا گیا جس کا عنوان یہ تھا۔ بہاولنگر میں مرزائی مسلسل کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات کی توہین کر رہے ہیں جس سے بہاولنگر کے عوام میں غم و غصہ کی شدید لہر دوڑ رہی ہے متعدد وفود علماء معززین شہر سٹوڈنٹس ضلعی انتظامیہ کو ملکر مرزائیوں کی مجرمانہ حرکات کے بارے میں مطلع کر چکے ہیں لیکن ضلعی انتظامیہ نے کوئی نوٹس نہ لیا لہذا اہل ایمان نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ۸ مارچ بروز اتوار ایکشن لیں گے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات مرزائیوں کی دوکانوں اور مکانوں سے خود ہٹائیں گے

۸ مارچ بروز اتوار صبح آٹھ بجے ختم نبوت یوتھ فورس کے زیر اہتمام تاریخ ساز فیصلہ کن زبردست جلوس نکالا گیا جس میں دس ہزار سے زائد طلباء شریک تھے تمام کالج اور تعلیمی ادارے احتجاجاً بند کر دیئے گئے تھے کالج کے باہر پولیس ہی پولیس تھی لیکن پولیس کے بس میں نہ تھا کہ ختم نبوت کے ابابیلوں کو روک سکیں پورے شہر میں ہڑتال ہو گئی انجمن تاجران نے ہڑتال کا اعلان کر دیا اور جلوس میں شریک ہو گئے۔ ختم نبوت یوتھ فورس کے راہنما شہر کے ہر بڑے چوک میں تقریریں کرتے تھے کہ ہم محمد رسول اللہ کے غداروں کو برداشت نہیں کر سکتے ختم نبوت پر ڈاکہ ڈالنے والے مسلمانوں کے خیرخواہ نہیں ہو سکتے۔ اسلام اور پاکستان کے دشمن پاکستان میں نہیں رہ سکتے۔ مرزائی اسرائیل کے ایجنٹ اور یہودیت کا چربہ ہیں آج ہم ان کا خاتمہ کر کے رہیں گے جب تک ان کی دوکانوں اور مکانوں سے کلمہ طیبہ نہیں ہٹایا جاتا ہم جلوس کو ختم نہیں کریں گے آج ہم ناموس رسالت کی خاطر اپنی جان کی بازی لگانے آئیں ہیں۔ مسئلہ ختم نبوت پر ۱۲۰۰ سو صحابہ کرام شہید ہوئے آج ہم ان کی یاد تازہ کرنے آئے ہیں مرزائی گذشتہ رات ہی سے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے تھے پورے شہر میں ایک بھی مرزائی نہ تھا راستے میں جتنی بھی مرزائیوں کی دوکانیں تھیں طلباء نے ایک جذبہ کے ساتھ ختم نبوت کا نعرہ لگا کر کے مار مار کر اور سرت تختیاں مار کر دوکانوں کے دروازے اور بڑے بڑے تالے ٹکوں سے توڑ کر بغیر کوئی نقصان کئے کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات مرزائیوں کی دوکانوں سے اتار کر محفوظ کر لئے۔

طلباء ختم نبوت یوتھ فورس کا جذبہ قابل دید تھا معلوم ہوتا تھا کہ آسمان سے فرشتے اتر اتر کر جلوس میں شامل ہو رہے ہیں پورا شہر ختم نبوت کے نعروں سے گونج رہا تھا۔ ہر طرف ختم نبوت کے مجاہدین ہی مجاہدین تھے اور ہر طرف نعروں کی آواز تھی تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد۔ اسرائیل کے ایجنٹ مردہ باد۔ مرزائیت مردہ باد۔ مرزائیوں کا جو یار ہے غدار ہے غدار ہے۔

(مرزائی نواز ضلعی انتظامیہ مردہ باد)

جب جلوس کو سنبھالنے میں ضلعی انتظامیہ ناکام ہو گئی پھر مطالبات پورے کرنے کا اعلان کر دیا ضلعی انتظامیہ نے ۲ گھنٹے میں کلمہ طیبہ اور قرآنی آیات مرزائیوں کی دوکانوں اور مکانوں سے ہٹانے کا وعدہ کیا لیکن پر امن جلوس جاری رہا ٹھیک ۲ گھنٹے بعد ضلعی انتظامیہ نے مرزائیوں کی دوکانوں اور مکانوں سے کلمہ طیبہ ہٹانے شروع کر دیئے جب تک مطالبات پر عملدرآمد نہیں ہوا ہڑتال جاری رہی اور پر امن جلوس جاری رہا شام چار بجے مرزائیوں کے مکانوں اور دوکانوں سے کلمہ طیبہ ہٹا دیئے گئے تھے یوں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح عطا فرمائی اور مرزائی ذلیل و رسوا ہوئے اس کامیابی کا سہرا ختم نبوت یوتھ فورس کے سرپرست اور حضرت مولانا قاری عبدالغفور حکیم محمد اسماعیل عاصم مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت الحاج شیخ عبدالکریم الشیخ جناب عبدالستار جناب شیخ عبدالرشید مولانا قطب الدین مولانا محمد حنیف مولانا محمد انور مولانا محمد سعید قاری حبیب اللہ حکیم نذر محمد صاحب مولانا اللہ بخش مولانا محمد امین و دیگر کارکنان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بہاولنگر کے سر ہے۔

بقیہ : از غازی علم الدین

کچھ دوستوں نے کہا علم الدین تُو کہہ دے میں اُس وقت جذبات کی رو میں بہہ گیا تھا اُس وقت ہوش میں نہ تھا۔ تو مرد مجاہد جواب دیتا ہے۔

بھائیو! ساری زندگی میں وہی چند لمحے تھے۔ جب میں ہوش میں تھا وہی چند لمحے میری زندگی کا حاصل ہیں مقدمہ کا فیصلہ ہو جاتا ہے اور غازی علم الدین کو پھانسی کی سزا ہو جاتی ہے۔ فیصلے کو بڑے صبر اور استقامت سے سُنا۔ آخر شہادت کا پیغام لیے پھانسی کا دن آجاتا ہے۔ غازی علم الدین پر اس دن وجد کی کیفیت طاری تھی۔ کیونکہ اُس روز عاشق رسول کی بے تاب روح جسم کی قید سے آزاد ہو کر گنبد خضریٰ پر جا کر اپنا عقیدت بھرا اسلام پیش کرنا چاہتی تھی۔

غازی علم الدین بڑے اطمینان اور وقار کے ساتھ چلتے ہوئے تختہ دار کی طرف آگے بڑھ کر پھندے کو چومتے ہوئے خوشی سے زیب گلو کر لیا۔ درود و سلام پڑھتے ہوئے اور کلمہ شہادت باواز بلند پڑھتے ہوئے جام شہادت نوش کر کے حیات جاوداں پالی۔

یہ ۳۱ راکتوبر ۱۹۲۹ء کا دن تھا جب بڑی دھوم دھام سے عاشق رسولؐ کا جنازہ اُٹھا تو چشم فلک نے لاہور کی تاریخ میں جنازے کا اتنا بڑا اجتماع نہیں دیکھا تھا۔ ایک اندازے کے مطابق چھ لاکھ کا اجتماع تھا۔ جنازے کی چارپائی کے ساتھ لگے ہوئے بڑے بڑے بانس کو جس نے ایک مرتبہ بھی ہاتھ لگا یا وہ ساری زندگی اپنی قسمت پہ ناز کرتا رہا۔ پورے ہندوستان سے لوگ چلے آ رہے تھے۔ ہر آنکھ سے آنسوؤں کی نہ تھمنے والی بارش رواں تھی۔

عورتیں مکانوں کی چھتوں سے گل پاشی کر رہی تھیں۔ جب نماز جنازہ کا وقت آیا تو لاکھوں نگاہیں اُس خوش قسمت انسان کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے بے تاب تھیں جسے شہید موصوف کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعزاز حاصل ہونا تھا۔ غازی علم الدین شہید کے والد نے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو یہ اختیار دیا کہ وہ امام کا انتخاب کریں۔

علامہ اقبالؒ نے مولانا محمد اقبال سید محمد دیدار علی شاہ کا انتخاب کیا لیکن مولانا ملت اسلامیہ کے جم غفیر میں اس قدر گھر چکے تھے کہ بوقت مقررہ جگہ پر نہ پہنچ سکے۔ لہٰذا پہلی نماز جنازہ پڑھانے کا شرف مسجد وزیر خان کے خطیب قاری محمد شرف الدین کو نصیب ہوا۔ اس کے بعد کئی دفعہ نماز جنازہ ہوتی رہی۔ صرف پہلی نماز جنازہ میں تین سو تیرہ صفیں تھیں۔ میانی صاحب کے قبرستان میں باعث تخلیق کائنات کے شیدائی کی ابدی رہائش کا انتظام کیا جاتا ہے۔ قبر کی تیاری مولانا ظفر علی خان نے اپنی نگرانی میں کروائی اور جب قبر تیار ہو گئی تو سائز دیکھنے کے لیے مولانا خود قبر میں لیٹتے ہیں۔ تو فضا میں ایک چیخ گونجتی ہے کاش یہ قبر مجھے نصیب ہوتی۔ آخر مولانا حسرت و یاس کی تصویر بنے اپنی محرومی پر آنسو بہاتے ہوئے قبر سے باہر نکل آتے ہیں۔ شہید موصوف کو لاکھوں اشکبار آنکھوں اور تڑپتے ہوئے دلوں کی موجودگی میں لحد میں اتارا جاتا ہے۔ غازی علم الدین شہید نے شہادت کا رتبہ عالی پا کر جنت الفردوس کو سدھارا۔ لیکن اپنے پیچھے اپنے پروانے چھوڑ گیا جو آج بھی اس کی عقیدت کی لَے پیتے ہوتے ہیں وہ آقائے نامدار محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس پر قربان ہو گیا۔ آج اُس کی عزت و ناموس پر قربان ہونے والے لاکھوں دیوانے موجود ہیں۔

اعلان

"عالمی ختم نبوۃ" ڈائریکٹری۔ اندرون ملک یا بیرون ملک جو حضرات اس مقدس محاذ پر کام کر رہے ہیں۔ ازراہ نوازش اپنے مکمل پتہ جات اور فون نمبر سے مطلع فرمائیں۔ پتہ برائے رابطہ۔ صوفی محمد علی نفیسؔ سویٹ کارنر نزد عابد ہوٹل مین بازار شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ

مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن نکرگڑھ

قطب زماں حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب رائپوری رحؒ کی یاد میں قائم ہے اور ایک عرصہ سے دین متین کی خدمت کے فرائض انجام دے رہا ہے، زکوٰۃ، صدقات، خیرات اور عطیے مالی امداد فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ نیشنل بنک مین بازار نکرگڑھ میں مدرسہ ھذا کا اکاؤنٹ نمبر ۶۸۵ ہے۔

مہتمم مدرسہ رحیمیہ تعلیم القرآن، بخاری چوک نکرگڑھ ضلع سیالکوٹ (پنجاب)

نونہالانِ ختمِ نبوت

مرتب: سہیل باوا

بچے، بچیوں اور طلبا و طالبات کا صفحہ

سلطنت کی قیمت

محمد زبیر سلیمی — ننکانہ

ایک مرتبہ ہارون الرشید عباسی نے پینے کے لیے پانی مانگا۔ مجلس میں اس وقت مشہور عالم اور زاہد ابن سماک بھی موجود تھے۔ پانی آگیا اور ہارون الرشید پینے کو ہی تھا کہ ابن سماک نے کہا ذرا ٹھہر جائیے اگر آپ سے یہ پانی روک لیا جائے تو اسے حاصل کرنے کے لیے آپ کیا خرچ کریں گے۔ ہارون نے جواب دیا کہ پیاس کو بجھانے کے لیے ایک پیالہ نصف سلطنت کے عوض بھی ملے تو میں یہ قیمت دینے کو تیار ہوں۔ پھر جب ہارون نے پانی پی لیا تو ابن سماک بولے امیر المؤمنین اگر یہ پانی جو آپ نے پیا ہے جسم کے اندر رک جائے اور باہر خارج نہ ہو سکے تو اسے نکلوانے کیلئے آپ کیا خرچ کر سکیں گے۔ ہارون نے کہا کہ ایسی صورت میں ساری سلطنت دے ڈالوں گا۔ ابن سماک نے فرمایا یہ ساری سلطنت جو ایک چلو پانی کے عوض دی جا سکتی ہے۔ اس پر اترانا اور فخر کرنا اور تکبر میں انجام کو بھول جانا کہاں کی عقلمندی ہے؟ خدا کا خوف کیجیے اور اس کی مخلوق کے ساتھ نیک سلوک کو ہرگز فراموش نہ کیجیے۔ ہارون الرشید پر اس نصیحت کا بہت اثر ہوا اور وہ دیر تک گردن جھکائے روتا رہا۔

میں نے آپ کو جہنم کے عذاب سے بچایا ہے

تحریر: محمد قدیر شہزادہ — ننکانہ

خلیفہ متوکل عباسی علماء کا بہت احترام کرتا تھا۔ ایک دفعہ اس نے احمد بن معذل اور دوسرے علماء کو اپنے ہاں بلوایا۔ جب سب لوگ آ چکے تو متوکل اپنی خلوت گاہ سے نکلا۔ سب لوگ تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے لیکن احمد بن معذل اپنی جگہ پر بیٹھے رہے۔ متوکل نے عبیداللہ بن یحییٰ وزیر اعظم سے پوچھا کہ یہ صاحب اپنی جگہ کیوں بیٹھے رہے۔ وزیر اعظم نے اپنی طرف سے بات بناتے ہوئے کہا کہ یہ آپ کو خلیفہ تو مانتے ہیں لیکن ان کی بینائی کمزور ہے۔ ایسے آپ کو دیکھ نہیں سکے۔

احمد بن معذل نے جب یہ معذرت سنی تو چپکے نہ رہ سکے اور بولے امیر المؤمنین میری نگاہ میں کوئی خلل نہیں ہے۔ میں عمداً نہیں اٹھا۔ اور آپ کو عذاب دوزخ سے بچا لیا ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ لوگ اس کے لیے کھڑے ہوں اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔

متوکل نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مبارک سن کر گردن جھکالی اور احمد بن معذل کے برابر میں بیٹھ گیا۔

بزرگ کی دلیل

مرسلہ: محمد اقبال ساجد — جھنگ صدر

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ ایک بادشاہ شراب پی رہا تھا کہ اسے ایک بزرگ کی آمد کی اطلاع ملی۔ بادشاہ شراب چھپا ہی رہا تھا کہ بزرگ نے دیکھ لیا۔ اس نے خفگی مٹانے کے لیے کہا کہ

"اے محترم اگر کوئی شخص انگور کھانے کے بعد پانی پی کر دھوپ میں بیٹھ جائے تو کیا حرام ہے؟"

"نہیں" بزرگ نے جواب دیا۔ "تو پھر شراب کیوں حرام ہے حالانکہ یہ بھی انگور کا سڑا ہوا پانی ہے" بادشاہ نے پوچھا۔

بزرگ نے کہا "اگر میں تمہارے سر میں پہلے مٹی ڈالوں اور پھر پانی۔ اس کے بعد تمہیں دھوپ میں بٹھا دوں تو کیا تمہیں چوٹ آئے گی؟"

"نہیں" بادشاہ نے کہا — بزرگ نے فرمایا "اگر میں اس مٹی میں پانی ڈال کر اسکی اینٹ بناؤں پھر آگ میں پکا کر تیرے سر پر ماروں تو کیا تجھے چوٹ نہیں آئے گی"!

بزرگ کی یہ دلیل سن کر بادشاہ شرمندہ ہوا اور اپنی غلطی کی معافی مانگی۔

اقوالِ زریں

عبداللطیف گھمن مسجد معاویہؓ محمد پور شریف

(1) بے کار ہے وہ نماز جس میں خشوع خضوع نہ ہو
(2) بے کار ہے وہ دولت جس میں عبادت نہ ہو۔
(3) بے کار ہے وہ اولاد جس میں والدین کی فرمانبرداری نہ ہو۔
(4) بے کار ہے وہ مجلس جس میں اللہ کا ذکر نہ ہو۔
(5) بے کار ہے وہ دل جس میں خوف خدا نہ ہو۔
(6) بے کار ہے وہ صورت جس میں سیرت نہ ہو۔

سیرت نہ ہو تو عارض و رخسار سب غلط
خوشبو اڑی تو پھول فقط رنگ رہ گیا

شاہ جیؒ نے فرمایا

مرتب: شیخ محبوب احمد ننکانہ صاحب

اگر لانبی بعدی کا مفہوم سلامت نہیں تو پھر ایمان کے جزو کا کروڑواں حصہ بھی باقی نہیں بچے گا یاد رکھیے کہ اب وہ ماں مر چکی ہے جو نبی جنا کرتی تھی مشاطۂ ازل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زلفوں میں وہ کنگھی ہی توڑ ڈالی جو زلف نبوت سنوارا کرتی تھی۔ اب زمانے کے کنڈل یونہی رہیں گے کسی کنگھی کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

غصہ

شیخ طاہر محمود ننکانہ صاحب

اگر تمہارے غصے کو تمہاری خاموشی برداشت کر سکتی ہے تو تمہارا غصہ بے سبب ہے اگر تمہاری زبان برداشت

کر سکتی ہے تو تمہارا غصہ تمہارا وکیل ہے۔ اگر تمہاری جسمانی طاقت برداشت کر سکتی ہے تو تمہارا غصہ جنگ و جدل ہے اور اگر تمہارا غصہ اس سے بڑھ کر ہے تو پھر وہ ایک تماشہ ہے لوگ ایسے غصے کو دیکھ کر ہنسیں گے۔

سیلی بوجھ پہیلی

تمینہ ثاقب گوجرانوالہ

مرزا غلام احمد قادیانی کا زبان میرا انکار کرنے والا حرامزادہ اور کنجریوں کی اولاد ہے۔

سلطان احمد اور فضل احمد دونوں مرزا غلام احمد کے بیٹے ہیں ان دونوں نے مرزا غلام احمد کو نبی مانا اور مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کا انکار کر دیا تو مرزا نے ان دونوں کو اپنی جائداد سے عاق کر دیا اور ان دونوں کا نماز جنازہ بھی نہیں پڑھا اب بقول مرزا غلام احمد قادیانی دونوں اس کے بیٹے سلطان احمد اور فضل احمد کیا ہوئے اور انکی والدہ مرزا غلام احمد کی بیوی تمام مرزائیوں کی روحانی ماں کیا ہوئی؟ کنجری

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کے مذاہب

محمد عنصر سلیم سندھو منڈو آدم

اسلام سے پہلے عرب میں قریب قریب پانچ مذاہب کے لوگ تھے۔

۱۔ **یہود** یہ حجاز میں آباد ہوتے تھے۔ مدینہ کے پاس ان کی بستیاں تھیں۔ یہ حضرت عزیز کو اللہ کا بیٹا مانتے تھے۔ اور یہ روپے کے سود خور تھے قرآن پاک میں ان کی بد دیانتی کا ذکر خصوصیت سے ہے۔

۲۔ **عیسائی** یہ حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا مانتے اور مریم کی بھی عبادت کرتے تھے۔ نہ تو یہودی حضرت موسیٰ کی شریعت کو سمجھے اور نہ ہی عیسائی حضرت عیسیٰ کی سادہ زندگی کو اپنا تے تھے۔

۳۔ **صابی** یہ مجوسیوں کی طرح کا ہوتی شکل اور آگ اور ستاروں کی پوجا کرتے تھے۔ شراب پیتے اور حرام کھاتے تھے۔

۴۔ **مشرکین** یہ لوگ جنوں کی پوجا کرتے اور ان کو سجدہ کرتے ان پر چڑھاوے چڑھاتے تھے اپنے ہاتھ سے تراشے ہوئے بتوں کو خدا کہتے اور سجدہ کرتے تھے۔ ان لوگوں نے کعبہ میں تین سو ساٹھ بت نصب کر رکھے تھے ان میں "ہبل" سب سے بڑا بت تھا۔

۵ **حنفا** ان میں بت پرستی سے بیزاری کا جذبہ پیدا ہو چکا تھا۔ انہوں نے عقیدہ توحید کو اگرچہ کچھ کچھ پا لیا تھا مگر خدا کی صفات سے انکار کرتے تھے۔ اور اس عہد جاہلیت کا مشہور شاعر امیہ بن ابی الصلت اسی گروہ سے تعلق رکھتا تھا۔

خطرناک غلطیاں

امجد اقبال ساجد جھنگ صدر

(جن سے بچنا ضروری ہے)

۱۔ اس خیال میں رہنا کہ میں ہمیشہ تندرست، خوبصورت اور امیر رہوں گا۔

۲۔ اس نیت سے عیب کرنا کہ صرف دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دوں گا۔

۳۔ اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اسکے پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔

۴۔ ہر ایک انسان کے متعلق ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

۵۔ کسی کام کو ادھورا چھوڑ کر دوسرے وقت پر مکمل کرنے کی امید رکھنا۔

۶۔ اپنی آمدنی سے زیادہ خرچ کرنا اور کسی خدائی عطیہ کا امیدوار رہنا۔

۷۔ اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔

۸۔ جو کام اپنے سے نہ ہو سکے اسے سب کے لئے ناممکن خیال کرنا

۹۔ لوگوں کی تکلیف میں حصہ نہ لینا اور ان سے ہمدردی کی توقع رکھنا۔

۱۰۔ ہر ایک سے بد کلامی کرنا اور خود کو ہم سے رہنے کی خواہش کرنا

۱۱۔ بغیر کافی ذریعہ اطمینان کے محض کسی کی قسم پر اعتبار کر لینا

۱۲۔ بیکاری میں آئندہ کیلئے خیالی پلاؤ پکانا اور خوش رہنا۔

۱۳۔ تمام انسانوں کو اپنے خیال پر لانے کی کوشش کرنا۔

۱۴۔ تمام بزرگوں کو تجربہ کار خیال کرنا۔

۱۵۔ اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقلمند اور لائق آدمی تصور کرنا۔

حضرت مسیحؑ آسمان سے نازل ہوں گے

محمد ندیم محمد یاسر قصبہ رودہ ضلع خوشاب

جس مسیح علیہ السلام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پہنچانے کا حکم فرمایا ہے ان کے بارے میں وضاحت بھی فرمادی ہے کہ وہ آسمان سے نازل ہونگے یہ بات خود مرزا صاحب کو بھی مسلم ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں۔

"مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیحؑ جب آسمان سے نازل ہونگے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا"

اور سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب چراغ بی بی کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے اور یہ بھی سب جانتے ہیں کہ عورت کے پیٹ کا نام آسمان نہیں۔

سچے موتی

سید اشتیاق حسین بلغار جالندھری لاہور

۱۔ دعوت کرے تو قبول کریں۔

۲۔ بیمار ہو تو عیادت کو جائیں۔

۳۔ مر جائے تو جنازے کے ساتھ جائیں۔

۴۔ سلام کہے تو جواب دیں۔

۵۔ کسی کو غلط فہمی میں نہ رکھیں

۶۔ کسی کو دغا فریب دھوکہ نہ دیں۔

۷۔ کسی کے حال پر مبالغہ نہ کریں۔

۸۔ اپنے تقویٰ پہ فخر نہ کریں۔

بزم ختم نبوت

مسلمانوں کے دل کی آواز

محمد یعقوب خان گاؤں ریشن ضلع چترال

میں ہفت روزہ ختم نبوت باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اور دوسروں کو بھی اس رسالہ کو باقاعدگی سے پڑھنے کی ترغیب دیتا ہوں۔ ماشاء اللہ رسالہ بہت دلچسپ ہے مسلمانوں کی دل کی آواز ہے اور قادیانیت پر ضرب کاری ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رسالے کو مزید ترقی سے ہمکنار فرمائے آمین۔

میں سنی مسلمان ہوں

مسعود احمد پرویز اسسٹنٹ ڈائریکٹر واپڈا لاہور

آج آپ کا ہفت روزہ جلد ۵ شمارہ نمبر ۴۴ جس میں "واپڈا پر قادیانی تسلط" کے عنوان سے اداریہ چھاپا گیا ہے نظر سے گذرا۔ اس میں آپ نے واپڈا ملازمین کی ایک فہرست شائع کی ہے جو کہ قادیانی / مرزائی فرقے سے تعلق رکھتے ہیں اس فہرست میں شامل جب میں نے اپنا نام پڑھا تو یقین جانیئے میرے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی اور ساری رات نہ سو سکا۔

میں الحمد للہ سنی مسلمان ہوں اور اہل سنت والجماعت (سنی فرقہ) سے تعلق رکھتا ہوں۔ میرے والد محترم علی احمد ارشد مرحوم گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدے (ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر) پر فائز رہے ہیں اور سب جانتے ہیں کہ وہ اہل سنت والجماعت میں سے تھے اور اللہ کے فضل سے مجھے بھی سب جانتے ہیں کہ میں بھی انہی کے عقیدے کے مطابق عمل پیرا ہوں اور حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی اور تمام پیغمبروں کا سردار مانتا ہوں۔

(آپ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بارے میں کچھ نہیں لکھا کہ آپ اسے کیا سمجھتے ہیں۔ وہ کافر مرتد تھا یا نہیں تب وضاحت مکمل ہوگی — ادارہ)

بہت ہی اچھی باتیں ہوتی ہیں

شبیر احمد زاہد سلانوالی سرگودھا

تمام اہل خانہ کے ساتھ ایک عرصہ سے رسالہ ختم نبوت کا مطالعہ کرتا آرہا ہوں۔ بہت ہی اچھی باتیں ہوتی ہیں اور ایمان تازہ ہوتا ہے دعا ہے کہ خدا رسالہ کو دن رات ترقی دے اور پاکستان کو قائم رکھے۔ خدا دشمن ملک کو برباد کرے۔ آپ بھی دعا کریں کہ خدا پاکستان کو قیامت تک قائم رکھے۔ آمین۔

رسالے کے تمام سلسلے اچھے ہیں

ریاض احمد قاضی جماعت دہم ٹانک شہر

میرا گھرانہ اور میں ختم نبوت رسالہ ہر ہفتے خریدتے ہیں اور اس کا مطالعہ باقاعدگی سے کرتے ہیں اس کے تمام سلسلے ضرب خاتم بر مرزائی شاتم، بچوں کا صفحہ وغیرہ سب کچھ قابل ستائش ہیں۔ آپ کو ایسا رسالہ نکالنے پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اور یہ رسالہ ساتھ ساتھ مرزائیت کی بیماری کا علاج بھی ثابت ہو رہا ہے۔ خدا کرے کہ یہ رسالہ جاری وساری رہے آمین۔

خوب پول کھول رہا ہے

اعجاز احمد اختر گلاپور جلالپور گجرات

میں اور میرے دوست رسالہ ختم نبوت بڑے شوق سے پڑھتے ہیں۔ امتحانوں میں بھی رسالہ ملتا ہے تو پڑھنے بیٹھ جاتا ہوں اور مکمل کر کے تب پیپروں کی تیاری کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے میں کلاس میں دوسرے نمبر پر آیا۔ یہ رسالہ مرزائیوں کے خوب پول کھول رہا ہے۔

شہدائے لچھمن سنگھ کو سلام

محمد حبیب فیصل سلفی کوئٹہ

آج رات خبرنامہ سنا اور الم انگیز خبر سنی کہ قائد اہلحدیث جناب ذی وقار علامہ احسان الٰہی ظہیر کل رات بم کے دھماکے میں شدید زخمی ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس خبر نے دل کو دہلا کر رکھ دیا کہ ہمارے قائد جناب حبیب الرحمٰن یزدانی اس دھماکے میں انتقال کر گئے۔ بعدازاں علامہ صاحب بھی اللہ کو پیارے ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

خداوند قدوس ان حق پرست اور حق گو علماء کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کی قبر کو ٹھنڈک دے آمین۔

ہم اہلحدیث اور تمام مسلمانان پاکستان اس اندوہناک واقعہ پر احتجاج کرتے ہیں۔ بم کے اس دھماکے سے ہم سب عظیم مبلغین اسلام سے محروم ہو گئے۔ چونکہ اس دھماکہ میں جاں بحق ہونے والے تمام حضرات حق گو اور اسلام کی تبلیغ کے علمبردار تھے۔ اس لیے ان کی موت کو ہم سب مسلمان شہادت کا نام دیتے ہیں اور تمام شہداء کو سلام پیش کرتے ہیں۔

میں ختم نبوت کا شیدائی ہوں

شیخ عبدالحمید ڈب ٹے مانسہرہ

میں ہفت روزہ ختم نبوت کا شیدائی ہوں۔ آپ تمام علماء کرام جو خدمت کر رہے ہیں اس کا اجر اللہ تعالیٰ دے گا۔ آپ مرزائیت پر کاری ضرب جو لگا رہے ہیں۔ انشاء اللہ ایک دن یہ فتنہ ختم ہو جائے گا۔ حکومت وقت کو بھی ذرا اس بارے میں خیال رکھنا چاہیئے اتنا خوبصورت رسالہ شائع کرنے پر میری طرف سے مبارکباد قبول کیجئے۔

قاری محمد عبداللہ شادان لنڈ

۱۹۸۶ء کے آخری ماہ میں جو صوبہ سندھ میں ملک دشمن عناصر کی سازش کی وجہ سے توڑ پھوڑ، آتش زنی، مہاجر اور پٹھان کو آپس میں لڑوانے کے جو واقعات رونما ہوئے۔ جس میں سینکڑوں جانیں ضائع ہو گئیں۔ فوج کی طرف سے آپریشن کلین اپ ہوا اصل سازشی گروہ کو پکڑنے کے بجائے بے گناہ افراد کو پکڑا گیا۔ جس کی وجہ سے حالات سازگار نہ ہو سکے۔ حالانکہ اصل شرپسند عناصر کی نشاندہی بھی اخبارات میں شرپسندوں کو دیکھنے والے عینی شاہدین کے بیانات بھی چھپے۔ ہفت روزہ ختم نبوت کراچی نے بھی پہلے سے آگاہ کیا لیکن قانون نافذ کرنے والے حکمرانوں نے جو بالیقین قادیانی ہیں، انکو پکڑ کر کیفر کردار تک نہ پہنچایا گیا۔ اب وقت ہے کہ حکمران سنبھل جائیں۔ ورنہ محب وطن لوگ اور خطہ پاکستان کے حامی باشندے یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ حکمرانوں کو ملک وملت سے کوئی خیر خواہی نہیں۔ یعنی قادیانی اور حکمران طبقہ دونوں مل کر خدانخواستہ وطن عزیز کے باقی ماندہ ٹکڑے کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ — اللہ تعالیٰ وطن عزیز کی سالمیت کو اندرونی اور بیرونی خطرات سے محفوظ فرمائے آمین

کافی مفید باتیں پائیں

زاہد پرویز اسلام آباد

میں عرصہ تین ماہ سے ہفت روزہ ختم نبوت کا مطالعہ کر رہا ہوں میں نے اس میں کافی سے زائد مفید باتیں پائیں مگر ایک کمی کو شدت سے محسوس کرتا رہا اور وہ طالب علموں کا صفحہ تھا۔ مگر شمارہ نمبر ۲۵ میں یہ پڑھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ ہمارے لیے بھی علیحدہ صفحہ خصوصی طور پر شروع کیا جا رہا ہے امید ہے کہ اس سے شمارہ کو چار چاند لگ جائیں گے۔

رسالہ پڑھتے ہی قادیانی مرزا کو گالیاں دینے لگا

صوفی حبیب اللہ بسطامی سدو حسن آباد لاہور

ایک دفعہ میں سفر پر جا رہا تھا۔ میرے ہاتھ میں رسالہ ختم نبوت تھا۔ ایک آدمی نے سفر میں مجھ سے وہ لے لیا میں نے جب رسالہ طلب کیا تو اس نے کہا کہ میں نہیں دوں گا پھر میں نے اس کو کہا کہ تم پڑھو کر میں ہمیشہ اس کا مطالعہ کروں گا۔ تو اس نے کہا کہ آپ سے کیا چھپی بات کروں میں قادیانی ہوں" تو میں نے کہا کہ اب تو رسالہ دینا ہی پڑے گا تم تو لعین کے بچے ہو میں زبردستی اس کے ہاتھ سے رسالہ لے لیا۔ پھر میں نے اس کے ساتھ کچھ بحث چھیڑی جس پر وہ رو دیا اور اس نے مرزائیوں خاص کر جھوٹی نبوت کی فٹ بال (یعنی دن لائٹ) کو اتنی گالیاں دیں کہ میں اس کو بیان نہیں کر سکتا۔ یہ ایسا ایٹم بم رسالہ ہے کہ دل کو اپنی طرف مائل کرتا ہے۔ اللہ اسکی اشاعت کرنے والوں اور اس میں حصہ لینے والوں اور اس کے خریدنے والوں کی عمر میں برکت اور کاروبار میں ترقی دے دونوں جہانوں کی کامیابی عطا فرمائے آمین

قادیانیوں کیلئے تلوار

طاہر محمود ڈاہر، خان پور

ہفت روزہ ختم نبوت دو ماہ سے پڑھ رہا ہوں رسالہ بہت اچھا ہے۔ ہر ہفتے رسالے کا انتظار رہتا ہے۔ یہ رسالہ قادیانیوں کے لیے ایک بے نیام تلوار ہے۔ اس رسالے کو پڑھنے سے قادیانیوں کے خلاف جہاد کرنے کو دل چاہتا ہے۔ یہ رسالہ دور حاضر میں غافل مسلمان جو کہ قادیانیت اور مرزائیت کے عزائم سے واقف نہ تھے۔ ان کے لیے رہنما ثابت ہوا ہے۔

مولانا غلام ربانی کو دھمکی

محمد اسمٰعیل رروڈہ ضلع خوشاب

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت خوشاب کے صدر مولانا غلام ربانی کو دھمکی دی گئی ہے۔ اس سے ضلع خوشاب کے عوام میں سخت بے چینی ہے۔ کیونکہ مولانا محمد اسلم قریشی کو اغوا ہوئے تقریباً ۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ابھی تک حکومت نے کوئی بھی مجرم گرفتار نہیں کیا جا سکا۔ اگر اسی طرح قادیانیوں کی سرگرمیاں جاری رہیں تو اس کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔

رنگپور گھبور میں قادیانی مصنوعات توڑ دی گئیں
تفصیلات آئندہ شمارہ میں دیکھیے

فیصل آباد کے ایک گاؤں میں چالیس افراد کی قادیانیت سے توبہ

فیصل آباد (نمائندہ ختم نبوت) چک نمبر ۹۹ - ر ب گھسیٹ پورہ کلاں کے نام سے مشہور قصبہ ہے جہاں قلیل مقدار میں قادیانی آباد ہیں۔ وہاں مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمود صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایک قریبی عزیز خطیب رہتے ہیں۔ اس وجہ سے یہ قصبہ جہاں قادیانیوں کا مرکز تھا وہاں ختم نبوت کا بھی مرکز ہے۔ ختم نبوۃ کے مبلغین وہاں جا کر جمعہ کے روز ختم نبوت اور رد قادیانیت کے موضوع پر زوردار تقریریں کرتے رہتے ہیں۔ اور قادیانیوں کو دعوتِ اسلام دیتے رہتے ہیں۔ یہ بات باعث مسرت ہے کہ اب وہاں کے چالیس افراد نے پروفیسر طاہر محمود کے ہاتھ پر قادیانیت سے تائب ہو کر اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ فیصل آباد کے سیکرٹری اطلاعات جناب مولوی فقیر محمد صاحب نے ان چالیس نومسلموں کو زبردست مبارکباد پیش کی ہے۔ انہوں نے دوسرے قادیانیوں سے کہا جو اسلام قبول کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ وہ بھی مرزا قادیانی کی جھوٹی نبوت سے تائب ہو جائیں اور اسلام قبول کریں۔ جن خاندانوں نے اسلام قبول کیا ان کے سربراہوں کے نام یہ ہیں۔ عبدالحمید، نذیر احمد، بشیر احمد، رشید احمد، عبداللطیف، معراج دین، محمد اکرم اور محمد اسلم۔ اس موقعہ پر گاؤں میں زبردست اجتماع ہوا اور علاقہ بھر کے عوام نے قادیانیت سے تائب ہونے والے چالیس افراد کا زبردست خیر مقدم کیا۔ نومسلموں نے واضح اعلان کیا کہ ہم حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد کافر، کاذب، دجال اور دائرۂ اسلام سے خارج تھا ——— ادارۂ ختم نبوت ان حضرات کو دلی مبارکباد پیش کرتا ہے۔

حافظ میر محمد کو سکھر عدالت نے ضمانت پر رہا کر دیا

رہائی پر زبردست استقبال

سکھر (نمائندہ ختم نبوت) حافظ میر محمد ولد مچھان فقیر جو کہ ایک مرتد قادیانی عبدالرزاق کے قتل کے الزام میں دو سال سے جیل میں تھے۔ یہ مرتد بیریا روڈ سکھر میں قتل ہوا تھا وہ گذشتہ دنوں سکھر سینٹرل جیل سے تین بجے سہ پہر ضمانت پر رہا کیا گیا رہائی کے وقت حافظ میر محمد کے استقبال کے لیے سکھر کے علماء، بنو عاقل اور تمام گرد و نواح کے علماء کرام اور حافظ میر محمد صاحب کے رشتہ داروں کے علاوہ ضلع سکھر کے معزز حضرات بھی آئے تھے۔ رہائی کے بعد حافظ صاحب اور تمام احباب کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر لایا گیا جہاں پر دفتر کی طرف سے ایک دعوت کا اہتمام کیا گیا۔ سینٹرل جیل کے استقبالیہ میں حضرت مولانا قاری مولانا جمال اللہ الحسینی مبلغ ختم نبوت، حضرت مولانا خلیل احمد جنرل سیکرٹری سکھر مولانا قاری اسلام الدین صاحب، مولانا محمد مراد صاحب حافظ غلام محمد ناظم دفتر ختم نبوت سکھر، مولانا محمد رفیق، مولانا عبدالرحمان، محترم آغا سید محمد، قاری محمد اسمٰعیل صاحب مولانا علیم الدین حافظ محمد رمضان، حافظ محمد زمان، حافظ عبیدالرحمان بھائی اللہ بخش اور محترم حاجی فرزند علی اور دیگر حضرات شامل تھے۔ دوسرے دن صبح نو بجے حافظ میر محمد کو مدرسہ نور القرآن بنو عاقل میں مولانا جمال اللہ صاحب مولانا محمد مراد اور حافظ غلام محمد نے استقبالیہ دیا۔

حافظ محمد شفیع کی وفات پر مرکزی قائدین کی تعزیت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ اور مرکزی ناظم عمومی حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری نے دورہ سندھ کے دوران ڈگری میں حضرت حافظ محمد شفیع صاحب کے اہل خانہ سے تعزیت کی، ان کی قبر پر جو کہ ان کے قائم کردہ دارالعلوم میں ہے۔ فاتحہ خوانی فرمائی اس موقعہ پر مدرسے کے موجودہ مہتمم صاحبزادہ محمد عبداللہ، حافظ اکرام الحق الخیری، مولانا غلام غوث، چوہدری حاجی محمد بشیر اور دیگر عزیز و اقارب موجود تھے، مدرسہ کی ترقی کے لیے دعا فرمائی۔

قادیانیوں اور ذکریوں کو کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے

اوریاڑہ (نمائندہ ختم نبوت) مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ جنرل سیکرٹری حبیب جاؤنے اپنے ایک بیان میں کہا کہ عرصہ سے ہم یہ مطالبہ کرتے رہے ہیں، اور کرتے رہیں گے کہ قادیانیوں اور ذکریوں کو اہم اور کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے، لیکن حکومت پاکستان ایک طرف تو اسلام کا دعویٰ کرتی ہے لیکن دوسری طرف نیت و عمل سے کام لے رہی ہے۔ اس نے منکرین ختم نبوت کو کھلی چھوٹ دے رکھی ہے۔ انہوں نے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیوں اور ذکریوں کو اہم کلیدی عہدوں سے برطرف کیا جائے۔

نوڑکھیل میں عظیم الشان جلسہ معراج النبی

نیو مرادپور (نمائندہ ختم نبوت) معراج مصطفےٰ ﷺ کے موضوع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نوڑکھیل کے امیر حضرت مولانا محمد مظفر اقبال قریشی صاحب اور مولانا قاری محمد شاہ نے جامع روڈیا میں، اسی طرح حضرت مولانا سید اسرار الحق شاہ صاحب مدظلہ نے جامع مسجد اڈہ خواجگان پر حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب نے خاکی کی مرکزی جامع مسجد میں تقاریر فرمائیں۔ اور مسلمانوں کو سرکار دو عالم صلی

اللہ علیہ وسلم کے فضائل و اوصاف اور معجزات سے آگاہ کیا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔ ان اجتماعات سے حضرت مولانا محمد ایوب صاحب خطیب روڑیا، قاری عبدالمالک صاحب، خطیب جامع مسجد حضرت مولانا رفیق الرحمٰن صاحب مدظلہ، مولانا حبیب الرحمٰن صاحب زنگوی، مولانا غلام دین صاحب خاکی نے اپنے اپنے مقام پر دوران درس و وعظ میں مسلمانوں کو اسوۂ حسنہ پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

اٹک میں ایک چوک کا نام ختم نبوت چوک رکھ دیا گیا

اس موقعہ پر عظیم الشان تقریب منعقد ہوئی حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی نے افتتاح کیا

اٹک شہر (نمائندہ ختم نبوت) ختم نبوت یوتھ فورس ضلع اٹک کے زیراہتمام مدنی چوک اٹک شہر میں مفسر قرآن الحاج مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ کے زیراہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس سے مقامی تمام مکاتب فکر کے علماء کرام کے علاوہ مرکزی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب، حضرت مولانا محمد اکبر ساقی صاحب اور اسلام آباد مجلس کے رہنما مولانا محمد صادق صدیقی صاحب نے بھی خطاب فرمایا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض مشہور سماجی کارکن اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اٹک کے سالار اعلیٰ مرزا عبدالعزیز صاحب نے انجام دیئے۔ اسٹیج پر مہمان خصوصی کی حیثیت سے مرکزی جامع مسجد اٹک شہر کے خطیب حضرت مولانا سید منظور احمد شاہ صاحب تشریف فرما تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے ناظم اعلیٰ شیخ عابد حسین صدیقی کی دعوت پر بریلوی مکتب فکر کی نمائندگی کے لیے حضرت مولانا محمد رزاق رضوی صاحب بھی تشریف لائے اور فاضلانہ خطاب فرمایا، حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ صاحبؒ کی یادگار جامعہ اشاعت الاسلام کے ناظم اور نامور خطیب حضرت مولانا محمد صدیق صاحب مدظلہ نے جلسۂ عام میں ایک قرارداد کے ذریعے اٹک شہر کے مرکزی چوک "چوک فوارہ" کا نام "ختم نبوت چوک" رکھنے کی تجویز پیش کی۔ جلسہ میں موجود کونسلر حضرات، اخباری نمائندوں اور عوام نے اس تجویز کی بھرپور حمایت کی۔ اور کہا کہ اسی وقت "ختم نبوت چوک" کے بورڈ لکھوا کر وہاں لگائے جائیں۔ چنانچہ فوری طور پر بورڈ لکھوائے گئے، مرزا عبدالعزیز صاحب نے سٹیج سے اعلان کیا کہ تقاریر کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع اٹک کے امیر مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب مدظلہ ختم نبوت چوک کا افتتاح فرمائیں گے۔ جب حضرت مولانا اکبر ساقی صاحب اسٹیج پر تشریف لائے تو جلسہ عام سے نعرہ تکبیر اور ختم نبوت زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں خراج عقیدت پیش کیا۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب کانفرنس کے آخری مقرر تھے۔ انہوں نے دنیا بھر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی کامیابیوں کا ذکر کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک ختم نبوت میں شہید ہونے والے اٹک شہر کے جیالے سجاد شہیدؒ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے چوک فوارہ کا نام "ختم نبوت چوک" رکھنے پر اہلیان اٹک کو مبارکباد دی۔ جلسہ عام کے عوام ایک جلوس کی شکل میں چوک فوارہ گئے، وہاں "ختم نبوت چوک" کے بورڈ لگائے گئے۔ حضرت اقدس حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب نے ختم نبوت چوک افتتاح کیا اور دعا فرمائی۔

لائنز ایریا کے ملک خلیل احمد صاحب کا بیان

ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل شمارہ ۴۵ء کے صفحہ ۲۷ پر ایک خبر بعنوان "لائنز ایریا میں ایک قادیانی خاندان کی پراسرار سرگرمیاں" شائع ہوا ہے۔ لائنز ایریا میں ملک خاندان کے نام سے ملک خلیل احمد مشہور ہیں۔ جو مسلکاً اہل حدیث ہیں۔ چنانچہ ملک صاحب بمعہ اپنے دوستوں کے دفتر تشریف لائے اور ایک بیان حلفی دیا کہ اگرچہ خبر میں اس خاندان کا نام شائع نہیں ہوا لیکن اس کا اثر مجھ پر پڑا ہے اور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ اس وضاحت کے بعد کم از کم ملک خلیل احمد صاحب کے بارے میں جو شکوک و شبہات پیدا ہوئے یا ہو سکتے ہیں۔ وہ دور ہو جانے چاہییں۔ ہم اپنے دوستوں سے بھی گذارش کرتے ہیں کہ وہ اس قسم کی خبریں پوری تحقیق کے بعد بھیجا کریں۔

عالمی مجلس چونیاں کے اجلاس میں لاہور بم کیس پر شدید غم و غصہ کا اظہار

قصور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چونیاں (قصور) کا اجلاس دفتر ختم نبوت میں ہوا۔ اجلاس کی صدارت مجلس ہذا کے سرپرست الحاج چوہدری شمیم الرحمٰن ایڈووکیٹ نے کی۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی۔ جمعیت اہل حدیث پاکستان کے حالیہ جلسہ عام منعقدہ لاہور میں بم پھٹنے سے کتنی جانوں کا ضیاع اور کتنے بے گناہ انسان زخمی ہو گئے۔ یہ ایک ایسا دردناک المیہ ہے۔ جس کا افسوس جتنا بھی کیا جائے اتنا ہی کم ہے۔ اس انسانیت سوز حرکت کے ذمہ دار جو لوگ بھی ہیں ان کا یہ فعل انسانیت کی توہین کے مترادف ہے۔ ہم ان کی شدید مذمت کرتے ہیں۔ اور دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کے لواحقین اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ہم حکومت سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ اس غیر اسلامی بلکہ غیر انسانی فعل کے ذمہ دار لوگوں کا سراغ لگانے کے لیے فرض شناس پولیس افسران کی ٹیم فوری طور پر مقرر کرے۔

سرگودھا میں کسی بھی وقت امن تباہ ہو سکتا ہے

سرگودھا (نمائندہ ختم نبوت) ۱۸ مارچ ۱۹۸۷ء کو جہانگیر جوئیہ جو رودہ ضلع خوشاب کا رہنے والا ہے۔ عدالت کینٹ سرگودھا پیشی کے لیے آیا اور اپنے چھ ساتھی رودہ

سے عالم خان، کلہاڑ، محمد رمضان، محمد شفیع، محمد احمد پرویز وغیرہ اور دو سرگودہا سے امجد اور وسیم گل جک نمبر ۸۸ شمالی سرگودہا کے نمبردار کارڈ کا کلمہ طیبہ کا بیج لگاتے ہوئے احاطہ کچہری میں داخل ہوئے۔ قریب تھا کہ شباب ختم نبوت کے اراکین ان کا تیا پانچا کر دیتے اگر مجاہد ختم نبوت مولانا محمد اکرم طوفانی بروقت کارروائی کر کے ان نوجوانوں کو نہ روکتے، چنانچہ مولانا محمد اکرم طوفانی نے پولیس سے رابطہ کیا اور یہ نو کے نو شخص کلمہ طیبہ کی توہین کی پاداش میں دھر لیے گئے۔ اور جیل یاترا کے لیے روانہ ہو گئے۔ یاد رہے کہ یہ جہانگیر جوئیہ ایک ہفتہ قبل اسی جرم کی پاداش میں چار مہینے جیل کاٹنے کے بعد ہائیکورٹ لاہور سے ضمانت پر آج پہلی دفعہ پیشی پر آیا تھا۔ مولانا طوفانی نے حکومت پنجاب کو خاص کر کمشنر سرگودھا سے مطالبہ کیا ہے کہ یہ دردہ قسم انسان جو اپنی جعلی جتھہ گردی کے بل بوتے پر سرگودھا کے غیور نوجوانوں کے جذبات مشتعل کرنے کی کوشش اسی طرح کرتا رہا تو اس کا یہ مجرمانہ فعل ایک بڑے فساد کا سبب بن سکتا ہے۔ مولانا طوفانی نے کمشنر سرگودہا سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس جہانگیر جوئیہ کو جو پہلے بھی چھ مرتبہ کلمہ طیبہ کی توہین کی پاداش میں گرفتار ہو چکا ہے امن عامہ میں نقص ڈالنے کی تقریر کے تحت تین مہینے کے لیے نظربند کیا جائے یا اس کو ایک سال کے لیے جیل میں ڈال دیا جائے۔ اور اس وقت اس کو جیل سے باہر نہ آنے دیا جائے۔ جب تک تحریری طور پر یہ لکھ نہ دے کہ میں آئندہ کلمہ طیبہ کی توہین نہیں کروں گا۔ بصورت دیگر آئندہ کبھی بھی سیشن میں کوئی بھی حادثہ رونما ہو گیا تو اس کی تمام تر ذمہ داری مقامی انتظامیہ اور حکومت پنجاب پر ہو گی۔ پولیس بھی وہاں موجود تھی اُن کو اچھی طرح علم ہے کہ نوجوانوں کے جذبات کس قدر مشتعل تھے۔ اور کتنی تگ و دو کے بعد انہیں قابو کیا گیا۔

واپڈا کے محمد اختر چوہدری کی وضاحت

آپ کے ہفت روزہ کی اشاعت ۳ اپریل تا ۹ اپریل میں واپڈا کے قادیانی افسروں کے نام شائع ہوتے ہیں۔ جن میں سیریل نمبر ۱۱ پر محمد اختر ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن کا نام ہے۔ گذارش ہے کہ واپڈا میں اس نام کے دو ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن ہیں۔ ایک ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن کالا باغ ڈیم پراجیکٹ لاہور میں تعینات ہے۔ یہ صاحب کافی عرصہ تربیلا میں بھی تعینات رہے ہیں۔ ان کی عمر تقریباً ۵۶ سال ہے اور ان کی واپڈا میں سروس تقریباً ۲۷ سال ہے۔ دوسرا ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن میں ہوں میرا پورا نام محمد اختر چوہدری ہے جبکہ میرے والد کا نام چوہدری محمد دین ہے۔ میں سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔ میری عمر تقریباً ۴۳ سال ہے میں نے ۱۹۶۷ء میں پنجاب یونیورسٹی سے ایم۔ اے اقتصادیات کیا ہے۔ جبکہ واپڈا میں ۱۹۷۰ء میں جوائن کیا۔ آج کل میں ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن کوارڈی پاور کے عہدے پر تعینات ہوں۔ میں اہل سنت والجماعت عقیدہ کا مسلمان ہوں۔ قادیانیوں کو اقلیت قرار دلانے والی تحریک ختم نبوت کا فعال کارکن رہا ہوں۔ میں مرزائیوں قادیانیوں بشمول لاہوری احمدیوں کو کافر سمجھتا ہوں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتا ہوں اور جو انہیں آخری نبی نہ مانے اسے دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

آپ براہ کرم مہربانی اپنی اگلی اشاعت میں تردید شائع کریں۔ اگر محمد اختر ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن کالا باغ ڈیم پراجیکٹ لاہور قادیانی ہے۔ تو اس کا مکمل پتہ شائع کیجئے یعنی محمد اختر ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈمن کالا باغ ڈیم پراجیکٹ لاہور۔

جمعیۃ اہل السنت
متحدہ عرب امارات
کا مشترکہ اجلاس

دبئی (پ ر) جمعیت اہلسنت والجماعت متحدہ عرب امارات کی مرکزی مجلس شوریٰ و عمومی کا مشترکہ اجلاس امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد فہیم کی زیر صدارت مرکزی دفتر دوبئی میں منعقد ہوا۔ اجلاس میں جمعیت کے سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق خان مدنی، نائب امیر اول مولانا محمد ہارون اسلام آبادی، نائب امیر مولانا دار محمد خان، ناظم اعلیٰ مولانا خلیل احمد ہزاروی، ناظم اطلاعات اشتیاق حسین تھانوی، مولانا امیر محمد جان، مولانا غلام حبیب، قاری محمد حنیف، مولانا عبدالقدوس، مولانا انیس الرحمٰن حقانی، مولانا محمد اسماعیل عارف، حاجی عبدالصمد آفریدی، کے علاوہ دیگر اراکین نے شرکت کی۔ اجلاس میں علامہ احسان الٰہی ظہیر، مولانا حبیب الرحمان یزدانی کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ اجلاس میں علامہ مرحوم کی بے پناہ دینی و ملی خدمات کو سراہتے ہوئے حکومت پاکستان سے قاتلوں کو جلد از جلد گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچانے کا مطالبہ کیا گیا۔ مولانا خلیل احمد ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان جیسی اسلامی ریاست میں علماء کرام کا دن دہاڑے قتل عام اور اغوا جیسے واقعات نے ثابت کر دیا کہ ایک منظم منصوبے کے تحت پاکستان کو فرقہ واریت کی بھینٹ چڑھایا جا رہا ہے۔ ابھی حال ہی میں مولانا اشتیاق اللہ فاروقی اور مولانا خان بادشاہ کا قتل اسی سازش کا نتیجہ ہے فرقہ واریت کے خاتمے کے لیے ضروری ہے کہ حکومتی سطح پر فرقہ پرست جماعتوں کی سرپرستی ترک کی جائے۔

دوبئی (پ ر) جمعیت اہل سنت والجماعت متحدہ عرب امارات کی مرکزی مجلس عمومی و شوریٰ کا مشترکہ اجلاس مرکزی دفتر دوبئی میں مولانا خلیل کی زیر صدارت منعقد ہوا جس میں دستور کے مطابق تین سال کے لیے جمعیت کے مرکزی عہدیداران کا انتخاب کثرت رائے کی بنیاد پر کیا گیا۔ اجلاس میں جمعیت کے بانی مولانا محمد اسحٰق خان مدنی کو جمعیت کے تاحیات سرپرست اعلیٰ کے فیصلے کی توثیق کی گئی۔ عہدیداران مندرجہ ذیل ہیں۔ امیر مولانا محمد فہیم دوبئی، نائب امیر اول مولانا محمد ہارون اسلام آبادی ابوظہبی، دوم حاجی دار محمد خان نعیمی

ضلع بہاولنگر کا قدیمی سب سے بڑا فعال و متحرک اور مسلک علماء دیوبند کا ترجمان ادارہ

مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی (رجسٹرڈ)

آپ کی زکوٰۃ، صدقات وعطایا کا سب سے بہترین مصرف ہے

ادارہ ہٰذا میں ۹۰۰ طلباء ۲۵ ماہر اساتذہ کرام کی نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ تین صد کے قریب بیرونی طلباء ہیں جنکی خوراک پوشاک، علاج معالجہ و دیگر اخراجات مدرسہ کے ذمہ ہیں۔ بارہ لاکھ روپیہ نقد اور پندرہ صد من گندم کا سالانہ خرچ ہے۔ ابتدائی عربی سے بشمول دورہ حدیث شریف اور حفظ و ناظرہ تجوید القرآن کے علاوہ فاضل عربی، فاضل فارسی کی تیاری بھی کرائی جاتی ہے۔ مدرسہ ہٰذا ایک دور افتادہ و پسماندہ علاقہ میں واقع ہے۔ علاقہ ہٰذا کئی سالوں سے سیم و تھور کی زد میں آیا ہوا ہے۔ مزید برآں بارشوں و ژالہ باری کی تباہ کاریوں نے فصلوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے جس سے اہل علاقہ خود بڑے پریشان ہیں۔ اندریں حالات مدرسہ کی مالیات بھی شدید متاثر ہوئی ہیں اور مدرسہ کافی مقروض ہو گیا ہے۔

مدرسہ ہٰذا کا ایک عظیم الشان کتب خانہ ہے جس میں پندرہ ہزار کے قریب مختلف موضوعات پر مشتمل قدیم و نادر و نایاب کتب موجود ہیں۔ سیم و تھور کی وجہ سے کتب خانہ کی پرانی عمارت خستہ ہو چکی ہے نئی عمارت زیر تجویز ہے جس پر پانچ لاکھ روپیہ اخراجات کا تخمینہ ہے۔ مدرسہ ہٰذا ۱۹۲۷ء سے قائم ہے۔ مدرسہ ہٰذا میں حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مولانا اعزاز علی صاحبؒ، مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ، مولانا محمد یوسف صاحب بنوریؒ، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب دیوبندیؒ مولانا خواجہ خان محمد صاحب کندیاں شریف، مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی، مولانا مفتی ولی حسن صاحب اور مولانا مفتی احمد الرحمٰن مولانا سلیم اللہ خان جیسی عظیم شخصیات تشریف لا کر ادارہ کو خراج تحسین اور اس کی علمی خدمات کا اعتراف کر چکے ہیں۔

رمضان شریف کے مبارک مہینہ میں اپنی زکوٰۃ و خیرات و عطایا سے ادارہ ہٰذا کی بھرپور امداد فرمائیں۔ مدرسہ کا اکاؤنٹ نمبر ۱۱۲ حبیب بینک فقیروالی میں ہے

محمد قاسم قاسمی، مہتمم مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر پاکستان

سوم مولانا غلام حبیب راس الخیمہ، چہارم مولانا امیر محمد خان، دوبئی، ناظم اعلیٰ مولانا خلیل احمد ہزاروی ابوظہبی، ناظم اول مولانا محمد اسمٰعیل عارف دوبئی، دوم مولانا انیس الرحمٰن حقانی العین، سوم مولانا رضوان اللہ راس الخیمہ، چہارم قاری محمد حنیف ابوظہبی، ناظم اطلاعات اشتیاق احمد حسین عثمانی ابوظہبی، معاون حافظ بشیر احمد حمید، ناظم مالیات حاجی عبدالصمد آفریدی ابوظہبی، معاون حاجی محب الرحمٰن شارجہ۔ انتخابات کی تکمیل کے بعد سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اسحٰق خان مدنی نے تمام عہدیداران سے حلف وفاداری لیا۔ اجلاس میں سابقہ کارکردگی پر اطمینان کا اظہار کیا گیا۔

بقیہ: قادیانی یہودی تعلقات

نامی ایک مبلغ جب پاکستان آیا تو اسے اسرائیلی صدر کا پیغام برائے ملاقات موصول ہوا۔" اور فرین مشن" کتابچہ میں لکھا کہ

"۱۹۵۶ء میں ہمارے مبلغ چوہدری محمد شریف جماعت کے ہیڈ کوارٹر واقع پاکستان آئے تو اسرائیلی صدر نے انہیں پیغام بھیجا کہ سفر کی واپسی سے قبل مجھ سے ملاقات کر لیجئے۔"

کیا اب بھی قادیانی یہ کہہ سکتے ہیں ان کا اسرائیل کی حکومت سے کوئی تعلق نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اسرائیلی حکومت وہاں کے قادیانی مشن سے دو کام لے رہی ہے۔

۱۔ یہ کہ فلسطینی مسلمان جو یہودی مردودوں سے برسرپیکار ہیں انہیں جہاد کے خلاف اکسانے کیلئے قادیانیوں کو استعمال کر رہی ہے۔

۲۔ یہ کہ وہاں کا قادیانی مشن فلسطینی مسلمانوں کی جاسوسی بھی کر رہا ہے۔ اور یہودی فوج کے ساتھ مل کر مسلمانوں کا قتل عام بھی کر رہا ہے۔

مرزا ناصر کی اسرائیل نوازی اور اسلام دشمنی

چند سال پہلے اسرائیل کی غنڈہ گردی کی وجہ سے سعودی عرب کے وزیر خارجہ نے اسرائیل کے خلاف جہاد کا اعلان کیا تھا جس کی تمام مسلم ممالک نے بھرپور تائید کی تھی لیکن مرزائیوں کے ہیڈ آف دی ربوہ جو خود کو اور پوری دنیا جماعت کو سچا اور پکا مسلمان کہتے ہیں ان کی واحد آواز تھی جو لندن میں اسرائیل کی حمایت میں بلند ہوئی تھی۔

مرزا ناصر احمد سے سوال کیا گیا کہ اس امر کے پیش نظر کہ اسرائیل میں احمدی جماعت کے مشن کام کر رہے ہیں، کیا یہ صحیح ہے کہ احمدی جماعت اسرائیل کو تسلیم کرتی ہے؟ اس کے جواب میں مرزا ناصر نے کہا کہ اسرائیل ایک حقیقت ہے۔"

جب اُن سے پوچھا گیا کہ:

"کیا وہ بیت المقدس کی آزادی کے لیے سعودی عرب کے ولی عہد شہزادہ فہد کی جہاد کی اپیل کی حمایت کریں گے؟ تو قادیانی جماعت کے سربراہ نے کہا کہ بیت المقدس سے بڑھ کر اور اہم مسائل بھی ہیں"۔

(روزنامہ جنگ لندن ۱۵ اگست ۱۹۸۰ء)

اسرائیل میں کسی مسلمان کو مسلمانوں کی کسی مذہبی تنظیم کو داخلے کی اجازت ہے؟

اس وقت پوری دنیا میں مسلمانوں کی بہت سی تنظیمیں اشاعت اسلام کے لیے مصروف عمل ہیں۔ خصوصاً تبلیغی جماعت کسی بھی غیر مسلم ملک میں جا کر تبلیغ کرتی رہتی ہے جس کی جدوجہد کے نتیجے میں لاکھوں افراد حلقہ بگوش اسلام ہو چکے ہیں۔ لیکن اسرائیل ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں کسی بھی مسلمان تنظیم کا داخلہ بند ہے۔ البتہ بہائی اور قادیانی مشن کام کر رہے ہیں۔ بہائیوں کا ناطقہ پوری دنیا میں بند ہو چکا ہے اور ایران جہاں سے اس تحریک نے جنم لیا تھا۔ وہاں یہ جماعت مکمل طور پر ممنوع ہے وہاں بہت سے بہائیوں کو پھانسی دی جا چکی ہے۔ جبکہ بہائی اسرائیل میں اپنا مشن چلا رہے ہیں ان دونوں گروہوں میں ایک ہی قدر مشترک ہے کہ یہ دونوں جھوٹے نبی کے پیروکار ہیں۔ قادیانی بھی انگریز کو خدا کی رحمت سمجھتے ہیں، بہائی بھی۔ وہ بھی جہاد کو حرام کہتے ہیں قادیانی بھی۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں کو مقبوضہ فلسطین میں مشن چلانے کی عام اجازت ہے۔

بقیہ: مسائل

مرد و عورت پر فرض ہے "کیا دینی تعلیم یا دنیاوی تعلیم؟

ج:۔ دینی تعلیم

س:۔ عام طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت آدم علیہ السلام کے اسمائے مبارک پر "ص" "ع" وغیرہ لگا دیتے ہیں۔ کیا درست ہے؟

ج:۔ پورا درود و سلام لکھنا چاہیئے۔

س:۔ رمضان المبارک کے مہینہ میں سرمہ لگانے اور شیشہ دیکھنے سے روزہ مکروہ ہو سکتا ہے؟

ج:۔ نہیں

س:۔ کیا درود شریف اور کوئی قرآنی آیت باوضو ہوئے بغیر پڑھنا جائز ہے؟

ج:۔ جائز ہے۔

بقیہ: سنہرے اصول

نبی کریمؐ: بدترین اخلاق اور کنجوسی۔

سائل: کون سا عمل اللہ کے غضب کو روکتا ہے؟

نبی کریمؐ: پوشیدہ طور سے صدقہ دینا۔ اور قرابت داروں کا حق ادا کرنا اور ان سے سلوک و احسان سے پیش آنا۔

سائل: جہنم کی آگ کو کون کا چیز بجھائے گی؟

نبی کریمؐ: نماز اور روزہ۔

(کنز العمال جامع الصغیر)

بقیہ: فضائل صدقات

اس کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے کہ اپنا حال بھی ان حضرات جیسا بن جائے اور دنیا سے ایسی ہی بے رغبتی اور حق تعالیٰ شانہ پر ایسا ہی اعتماد پیدا ہو جائے جیسا ان حضرات کو تھا۔ اور جب آدمی کسی کام کی کوشش کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ وہ چیز عطا فرماتے ہی ہیں۔ من جدّ وجد ضرب المثل ہے کہ "جو کوشش کرتا ہے وہ پا لیتا ہے"

ایک بزرگ سے کسی نے دریافت کیا کہ کتنے مال میں کتنی زکوٰۃ واجب ہوتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ عوام کے لیے دو سو درہم میں پانچ درہم یعنی چالیسواں حصہ شریعت کا حکم ہے۔ لیکن ہم لوگوں پر سارا مال صدقہ کر دینا واجب

آج کے دور میں
ہر گھر کی ضرورت

چینی کے برتن

ہم

نفیس، خوبصورت اور خوشنما ڈیزائن چینی (پورسلین) کے اعلیٰ قسم کے برتن بناتے ہیں

استعمال میں اعلیٰ ۔ چلنے میں دیرپا

ایک بار آزمائیے

دادا بھائی سرامک انڈسٹریز لمیٹڈ ۲۵/بی سائٹ کراچی فون ۲۹۱۴۳۹

S-1,-T-E

خالص اور سفید
صاف و شفاف

شکر (چینی)

باوانی شوگر ملز لمیٹڈ

پتہ

حبیب اسکوائر ایم اے جناح روڈ (بندر روڈ)
کراچی

KHATME NUBUWWAT
(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-166

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے منصوبے اور پروگرام ،

اہلِ خیر حضرات سے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مدظلہ کی

اپیل

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ادارہ آنجناب کے لیے کسی تعارف کا محتاج نہیں، اسلام کی دعوت وتبلیغ ، ناموسِ ختم نبوت کی پاسبانی ، قادیانی قزاقوں کی سرکوبی، باطل قوتوں کا مقابلہ، مجلس کا عظیم اور مقدس مقصد ہے، قادیانوں کے سربراہ مرزا طاہر نے جب سے اپنا مستقر لندن منتقل کیا ہے۔ اور پوری دنیا کے مسلمانوں کو گمراہ کرنے کیلئے اربوں کھربوں کے منصوبے شروع کردیئے ہیں، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی ذمہ داریوں میں کئی گناہ اضافہ ہوگیا ہے۔ اندرونِ وبیرون ملک مجلس کے مبلغ ، دفاتر ، مدارس ، مساجد، ان ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کے لئے وقف ہیں۔ مجلس کا سالانہ میزانیہ کئی لاکھ کا ہے۔ لاکھوں روپے کا صرف لٹریچر اندرون وبیرون ملک تقسیم کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد ربوہ، دار المبلغین ربوہ، جامع مسجد کراچی اور دیگر شہروں میں مجلس کے تعمیراتی منصوبے تشنۂ تشکیل تھے جبکہ لندن اور دوسرے ممالک میں بھی دفاتر قائم کئے جارہے ہیں۔ اندرون وبیرون ملک قادیانیوں کے ساتھ مقدمات کی وجہ سے مجلس کی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ ختم نبوت کی خدمت اور مالی اعانت اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔

آنجناب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ اس کارخیر میں ضرور شریک ہوں گے۔ اور اپنے عطیات (زکوٰۃ، صدقہ فطر اور دیگر صدقات وعطیات وغیرہ) میں مجلس کا زیادہ سے زیادہ حصہ رکھیں گے۔

واجرکم علی اللہ۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

(فقیر) **خان محمد**

امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

رقم بھیجنے کا پتہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان
حضوری باغ روڈ ملتان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی
جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی ۳

کراچی میں الائیڈ بنک آف پاکستان کھوڑی گارڈن برانچ کرنٹ اکاؤنٹ نمبر ۵۹، میں براہ براست جمع کرا سکتے ہیں!